هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 13

جمعۃ المبارک 14/جولائی 2006ء

18/جمادی الثانی 1427 ہجری قمری ۞ 14/وفا 1385 ہجری شمسی

شمارہ 28

مصافحہ کیا کرو

عطاء بن ابی مسلم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آپس میں مصافحہ کیا کرو۔ اس سے کینہ جاتا رہے گا۔ اور ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو۔ اس سے باہمی محبت پیدا ہوگی اور نفرت ختم ہوگی۔

(موطا امام مالکؒ۔ کتاب الجامع باب فی المهاجرة حدیث نمبر 1413)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یورپی ممالک کے دورہ کی مختصر جھلکیاں

تعلیم الاسلام کالج کی اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی طرف سے دئے گئے عشائیہ میں شمولیت اور خطاب، جماعت بلغاریہ کے وفد سے ملاقات، Hessen Park کی سیر، ممبران پارلیمنٹ کی ملاقات، نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ، واقفات نو بچیوں اور واقفین نو بچوں کی الگ الگ کلاسز میں شمولیت، خطبہ جمعہ، ممبران دار القضاء جرمنی کے ساتھ میٹنگ، تقریب آمین، انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔

ہالینڈ کے لئے روانگی، نن سپیٹ میں ورود مسعود، والہانہ استقبال، جماعت احمدیہ ہالینڈ کی نیشنل مجلس عاملہ اور ذیلی تنظیموں لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ، انصار اللہ ہالینڈ کی نیشنل مجالس عاملہ کے عہدیداران کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں کارکردگی کا جائزہ اور نہایت اہم ہدایات، جماعت احمدیہ ہالینڈ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت، تقریب بیعت۔

احمدی جو آج دنیا کے ہر ملک میں موجود ہیں ان کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ مسیح محمدیؐ کو ماننے کے بعد ہم نے اس مسیح محمدیؐ سے جو عہد کیا ہے اسے پورا کرنا ہے۔ خدا کے حقوق بھی پورے کرنے ہیں اور اعلیٰ اخلاق بھی اپنانے ہیں۔ (جلسہ ہالینڈ سے خطاب)

جماعت ہالینڈ کی طرف سے عشائیہ میں شمولیت، تقریب آمین، انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں، لندن کے لئے واپسی، مسجد فضل لندن میں آمد۔

(جرمنی اور ہالینڈ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: محمود احمد انیس۔ دفتر P.S لندن)

12/جون 2006ء بروز سوموار:

صبح 4 بج کر 15 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر کی امامت کروائی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

سوا گیارہ بجے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس دوران 58 فیملیز کے 254 افراد نے اپنی فیملیز کے ساتھ اور 10 افراد نے انفرادی طور پر حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

تقریب آمین

14:00 بجے مسجد بیت السبوح میں 46 بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔ جو رنگ برنگے خوبصورت لباس پہنے ہوئے تقریب میں شامل ہوئیں۔ حضور انور نے سب بچیوں سے باری باری قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔ آخری بچی سے قرآن کریم کی آخری سورۃ سننے کے بعد اسے اپنے پاس ہی بٹھا کر اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے فوراً بعد حضور نے نماز ظہر و عصر باجماعت پڑھائی۔

فیملی ملاقاتیں

19:00 بجے ملاقاتوں کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا۔ اس دوران 55 فیملیز کے 240 افراد نے فیملیز کے ساتھ حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کے ساتھ عشائیہ

20:35 پر حضور انور تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی طرف سے پیش کیے گئے عشائیے میں شامل ہونے کے لیے بیت السبوح سے روانہ ہوئے۔ بیس منٹ کا سفر طے کرنے کے بعد ایک کمیونٹی سنٹر پہنچے جہاں ایسوسی ایشن کے عہدیداروں نے حضور انور کا استقبال کیا۔ تلاوت کے بعد مکرم چوہدری حمید احمد صاحب صدر ایسوسی ایشن نے حضور انور کی خدمت میں تعارف اور استقبال پیش کیا۔ انہوں نے ایسوسی ایشن کے مقاصد میں سے ایک یہ مقصد بھی بیان کیا کہ ہمارا ارادہ ہے کہ ٹی آئی کالج میں پڑھنے والے مستحق طلباء کو حضور انور کی اجازت سے مکرم ناظر صاحب تعلیم کے ذریعہ وظائف دیئے جائیں۔ اس کے بعد مکرم عرفان خان صاحب سیکرٹری ایسوسی ایشن نے ٹی آئی کالج سے وابستہ بعض یادوں کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ یہ ایسوسی ایشن حضور انور کی منظوری سے بنی ہے۔ اس کے بعد پرانی تصاویر بھی پروجیکٹر پر دکھائی گئیں۔ ان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ طلباء و سٹاف کی بعض نادر تصاویر شامل تھیں۔ اس کے بعد مکرم اسحاق اطہر صاحب نے ایک نظم پیش کی جو کہ تعلیم الاسلام کالج کے ماحول، اس وقت کے کارکنوں، اساتذہ اور طلباء سے وابستہ مختلف یادوں کا تذکرہ لیے ہوئی تھی۔

حضور انور کا عشائیہ سے خطاب

اس کے بعد حضور انور نے تقریباً بارہ منٹ خطاب کیا۔ حضور نے تشہد، تعوذ کے بعد فرمایا کالج کی اولڈ بوائے ایسوسی ایشن کے آج کے اجتماع میں ویب سائٹ کے ذریعہ پرانی یادوں کا تذکرہ ہوا ہے۔ عرفان صاحب نے بھی بعض تاریخی یادوں کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جب سکول کی بنیاد رکھی تو نظریہ یہ تھا کہ مسلمانوں کو جو تعلیم سے محروم کیا جاتا ہے اور سیکولر تعلیم کی مخالفت ہو رہی تھی ان احساسات کو بدلا جائے۔ حضرت مصلح موعودؓ جب سکول پڑھتے تھے تو قادیان میں سکول بھی نہ تھا۔ آپ ساتھ کے گاؤں میں پڑھنے کے لیے جاتے اور کھانا ساتھ لے کر جاتے۔ ایک دفعہ کلیجی کا سالن ساتھ لے کر گئے اور جب کھانے لگے تو ساتھ بیٹھے ایک مسلمان طالب علم نے جو ہندوؤں کے زیر اثر تھا کہہ دیا کہ ایہہ ماس کھاندے نے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں جب یہ بات پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ صرف ماس کھانے کا سوال نہیں۔ یہ اسلامی روایات کا سوال ہے۔ چنانچہ آپ نے قادیان

میں سکول کا اجراء کیا تا کہ بہتر رنگ میں اسلامی تعلیمات کو سامنے رکھ کر تعلیم حاصل کی جا سکے۔ اسلامی تعلیمات کو دنیوی تعلیم کے ساتھ پڑھا جائے اور لوگوں کو یہ بتایا جائے کہ سائنس اور مذہب ایک ہی ہیں۔فرمایا کہ اس زمانہ میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو بھی دیکھا ہے وہ بھی یہی بات کہتے رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ 1908 میں پروفیسر کلیمنٹ قادیان آئے تو انہوں نے سائنس اور مذہب کے رشتے پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا۔جس پر انہیں یہ جواب ملا کہ مذہب ہر علم کو cover کرتا ہے اور سائنس بھی مذہب کا حصہ ہے۔ بعد میں یہ احمدی بھی ہو گئے۔فرمایا میں جب نیوزی لینڈ گیا تھا تو ان کی قبر پر دعا کی تھی۔ سمندری طوفانوں کے جو قطرینہ وغیرہ نام آج کل چل رہے ہیں یہ انہوں نے ہی رکھے تھے۔

حضور نے ایسوسی ایشن کے ممبران کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدی سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کو یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام اور احمدیت کی تعلیم کو پہلے نمبر پر رکھنا ہے۔ نظام جماعت پر مکمل طور پر چلنا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ ایسوسی ایشن کے مقاصد میں سے ایک تو یہ ہوگا کہ مستحق طلباء کے لیے ایک فنڈ raise کیا جائے۔جیسا کہ بیان کیا گیا ہے، لیکن اس کے علاوہ اپنے بچوں کو پرانی یادیں بھی بتاتے رہا کریں اور ان مقاصد کی یاد دہانی ان کو کراتے رہا کریں۔ان میں نظام جماعت کی روح قائم کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ابھی جو حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ کے اعتماد کا ذکر ہوا ہے کہ آپ گھبرایا نہیں کرتے تھے۔فرمایا کہ اس وقت یہ حالات تھے کہ اگر کوئی لڑکا محلے میں بھی غلطی کرتا تو طلباء کے سامنے معافی منگوائی جاتی۔ کیننگ بھی کی گئی۔اور سب ان باتوں کو خوشی سے قبول کرتے تھے۔فرمایا ہمارا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر عمل ہو۔ اللہ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ پھر کھانا پیش کیا گیا۔ پھر حضور انور کے ساتھ دو گروپ فوٹوز ہوئے۔ ایک ایسوسی ایشن کے تمام ممبران کے ساتھ اور دوسرا ورکنگ کمیٹی کے ممبران کے ساتھ۔حضور انور کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ اگر حضور اجازت دیں تو آپ کے کلاس فیلوز کی بھی آپ کے ساتھ ایک الگ فوٹو ہو جائے۔فرمایا اس کی ضرورت نہیں کیونکہ اس طرح پھر اور کئی حوالے نکل آئیں گے۔ اس لیے گروپ فوٹو میں ہی سب آ جائیں۔حضور جب فوٹوز کے لیے تشریف لے جانے لگے تو مکرم امیر صاحب جرمنی نے تین احمدی نوجوانوں کا حضور انور سے تعارف کروایا اور بتایا کہ یہ تین نوجوان یہیں پلے بڑھے ہیں اور ان سب نے محنت کر کے اپنا اچھا مستقبل بنا لیا ہے۔ان میں سے ایک ڈاکٹر، ایک ڈینٹسٹ اور تیسرا وکیل بنا ہے۔حضور انور نے انہیں شرف مصافحہ بخشا۔ واپسی کے لیے باہر نکلتے ہوئے مکرم لطف الرحمان شاکر صاحب (سابق لیبارٹری اسسٹنٹ فضل عمر ہسپتال) جو ویل چیئر پر بیٹھے ہوئے تھے حضور سے ملے۔حضور نے ان سے ان کا حال پوچھا اور شرف مصافحہ سے نوازا۔ایسوسی ایشن کے ممبران کمیونٹی سنٹر کے باہر حضور انور کو الوداع کہنے آئے۔ 22:13 بجے حضور انور واپس بیت السبوح تشریف لائے۔

22:45 بجے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ان مصروفیات کے علاوہ دن کے اوقات میں حضور انور نے ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی۔

13؍جون 2006ء بروز منگل:

صبح 4 بج کر 15 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر کی امامت کروائی۔ گیارہ بجے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔اس دوران 56 فیملیز کے 266 افراد نے حضور انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

بلغاریہ کے وفد کے ساتھ ملاقات

ان ملاقاتوں سے فارغ ہو کر بلغاریہ جماعت کے 22 احباب و خواتین پر مشتمل وفد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔جو بیت السبوح کے ایک ہال میں پہلے سے حضور انور سے ملاقات کے انتظار میں بیٹھے تھے۔حضور انور بلند آواز سے سب کو سلام کرتے ہوئے ان کے درمیان رونق افروز ہوئے۔

اس موقعہ پر مکرم طاہر احمد صاحب مبلغ بلغاریہ اور مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی بھی موجود تھے۔مکرم مبلغ صاحب بلغاریہ نے ترجمانی کے فرائض بھی سر انجام دیئے۔حضور نے وفد سے سوال و جواب کرتے ہوئے ان کے حالات سے آگاہی حاصل کی اور سب کا حال پوچھا اور دریافت فرمایا کہ آپ میں سے کتنے ہیں جو پہلے مجھے مل چکے ہیں؟ حضور انور کو بتایا گیا کہ چھ افراد کے علاوہ باقی سب پہلے بھی مل چکے ہیں۔ حضور انور کے ارشاد پر نئے آنے والوں نے پہچان کی غرض سے اپنے ہاتھ بلند کیے۔مکرم مبلغ صاحب نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ان میں سے دو تین نئے احمدی ہیں باقی سب پرانے ہیں۔حضور نے ممبرانِ وفد سے پوچھا کہ کیا آپ سب احمدیت پر پکے ہیں؟ سب نے کہا جی۔

حضور نے 11 جون کو مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع کے موقعہ پر بلغاریہ کے اس وفد کا جرمنی میں مقیم مختلف قومیتوں کے افراد کے ساتھ رسہ کشی کے دلچسپ مقابلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ رسہ کشی میں آپ لوگوں نے جس طرح زور دکھایا ہے اسی طرح احمدیت پر بھی مضبوطی سے قائم رہیں۔ حضور نے پوچھا کہ وہاں کے حالات کب ٹھیک ہوں گے کہ مَیں بلغاریہ آسکوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ انشاء اللہ یہ وقت بھی آئے گا۔ پھر حضور نے ایک خاتون کے متعلق تعارف چاہا۔حضور انور کو بتایا گیا کہ یہ نائب صدر صاحب کی بیٹی ہیں اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بلغاریہ کے بھائی سے ان کی شادی ہوئی ہے۔ اردو سمجھتی ہیں۔حضور نے ایک ممبر وفد مکرم Traicho صاحب کو بلایا اور اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھی پہن کر اور اسے متبرک بنا کر انہیں پہنائی۔ پھر ایک خاتون کو جس نے اپنی بچی کو اٹھایا ہوا تھا فرمایا کہ اس بچی کو ادھر لائیں۔ حضور کو بتایا گیا کہ بچی پہلی دفعہ شرف ملاقات حاصل کر رہی ہے جبکہ اس کی ماں تو پہلے بھی مل چکی ہیں۔ حضور نے بچی کے لیے چاکلیٹ دیئے۔

مکرم مبلغ صاحب نے حضور انور کے استفسار پر وفد میں شامل دو ممبرات کے متعلق بتایا کہ یہ صدر صاحبہ لجنہ بلغاریہ اور ان کے ساتھ ان کی بیٹی ہے جو طالبعلم ہے۔حضور نے پہلی دفعہ ملاقات کے لیے آنے والی 5 ممبرات کو اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھیاں عنایت فرمائیں۔

حضور انور نے خواتین سے مخاطب ہو کر ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ بچوں میں بھی احمدیت پھیلا رہی ہیں؟ انہوں نے کہا جی۔ پھر حضور انور نے وفد میں شامل 2 مرد احباب کو بھی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔ ان مرد حضرات میں سے ایک نے حضور انور کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کیا جو حضور انور نے قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ شکریہ۔ جزاک اللہ۔اسی طرح ایک دوست نے بلغاریہ میں مقیم مبلغ مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب کا سلام پہنچایا۔حضور انور نے جواب میں وعلیکم السلام فرمایا۔

حضور انور کو ایک صاحب کے متعلق خیال گذرا کہ شاید یہ پچھلے سال ملے تھے اور اس وقت بیعت نہیں کی تھی۔ حضور انور کی خدمت میں بتایا گیا کہ یہ اور دوست ہیں اور انہوں نے تو بیعت کی ہوئی ہے۔

حضور انور نے بلغاریہ میں مسجد بنانے کے متعلق پوچھا تو حضور انور کو بتایا گیا کہ دو نماز سنٹر تو بن چکے ہیں لیکن مسجد نہیں ہے۔فرمایا جماعت کی رجسٹریشن ہو چکی ہے۔ ایک مسجد تو آپ بنا سکتے ہیں۔ پہلے ہال بنا لیں۔ ہال میں محراب کی شکل بنائیں۔ مینارے وغیرہ بعد میں بن جائیں گے۔حضور نے وفد کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ مزید دعوت الی اللہ کریں۔ پیغام پہنچائیں۔

فرمایا اس وقت کتنے احمدی ہیں؟ بتایا گیا کہ چار سو۔ فرمایا کہ ہر سال دگنے ہونے چاہئیں۔سب نے کہا کہ انشاء اللہ (کریں گے)۔ایک خاتون نے حضور انور کی خدمت میں اپنے بھائیوں اور نانی کی طرف سے سلام عرض کیا اور ان کے لیے دعا کی درخواست کی۔ نیز درخواست کی کہ حضور دعا کریں کہ مجھے خدمت دین کی توفیق ملے۔حضور نے فرمایا ٹھیک ہے آپ خود بھی دعا کریں۔حضور نے وفد کے ممبران سے خدام کے اجتماع میں شمولیت کے حوالے سے دریافت فرمایا کہ آپ کو یہ کیسا لگا؟ انہوں نے کہا کہ بہت اچھا لگا۔ پہلی دفعہ ایسی کھیلیں دیکھی ہیں اور ان میں شامل بھی ہوئے ہیں۔حضور انور نے وفد میں شامل خواتین سے بھی لجنہ اجتماع کے متعلق ان کے تاثرات پوچھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ بہت اچھا۔سب خواتین آپس میں محبت کرتی ہیں اور ان میں ذرا بھی نفرت کا پہلو نہیں ہے۔حضور نے انہیں دعا کی نصیحت فرمائی۔

پھر حضور نے مکرم مبلغ صاحب سے فرمایا کہ ان کو آرگنائز کریں۔ اس طرح جماعت میں مزید ترقی پیدا ہو گی۔حضور نے وفد کے مرد حضرات کو شرف مصافحہ بخشا۔ ایک نو مبائع خاتون مکرمہ Emi صاحبہ جو پہلے بھی حضور انور سے مل چکی ہیں ان کے متعلق حضور نے فرمایا کہ یہ پہلے تو بڑی active تھیں اب کیا حال ہے؟۔ انہوں نے تو اب برقعہ بھی پہن لیا ہے۔حضور انور کو بتایا گیا کہ یہ برقعہ انہوں نے نہ صرف اب پہنا ہوا ہے بلکہ یہ job پر بھی پہن کر جاتی ہیں اور ماشاء اللہ اب بھی active ہیں۔یہ ملاقات تقریباً دس منٹ تک جاری رہی۔

تقریب آمین

14:00 بجے بیت السبوح مسجد میں 58 اطفال کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔حضور انور نے سب بچوں سے باری باری قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔ پہلے سورة الحاقة اور پھر سورة اللھب بچوں سے پڑھائیں۔حضور نے بچوں سے قرآن سننے کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ آخری بچے کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اس نے حضور انور کے پاس ہی بیٹھ کر دعا میں شمولیت کی۔14:30 بجے حضور نے نماز ظہر و عصر باجماعت پڑھائیں۔

Hessenpark کی سیر

آج پروگرام کے مطابق Der Hessenpark کی حضور انور کو سیر کروائی گئی۔اس غرض سے 17:30 بجے بیت السبوح سے روانگی ہوئی۔20 منٹ کی مسافت کے بعد حضور انور مع قافلہ Der Hessenpark پہنچے تو ایک ٹورسٹ گائیڈ مسز پلاٹز (Mrs. Platz) نے اس جگہ کے مختلف مقامات اور اشیاء کا تعارف کروایا۔یہ ایک open air museum ہے جس کی تعمیر 1974ء میں شروع ہوئی اور حکومت جرمنی کی ملکیت ہے اور جرمنی بھر میں اپنی نوعیت کا واحد میوزیم ہے جس میں پرانے وقتوں کے دیہات کی روزمرہ زندگی، کسانوں کے گھر، اس وقت کی طرز تعمیر، اور پرانی ثقافت کی جھلک نظر آتی ہے۔ یہاں مختلف مقامات سے 400 سال پرانی عمارات کا اصل میٹریل لا کر انہیں ان کی اصلی صورت میں ازسرنو تعمیر کیا گیا ہے۔ 160 ایکڑ کے رقبے پر پھیلے ہوئے اس میوزیم میں 100 عمارات تعمیر ہیں۔

سیر کے دوران سب سے پہلے حضور انور ایک لوہار کے پاس سے گزرے اور تھوڑی دیر کے لیے اس کی دکان میں داخل ہو کر فرمایا کہ کیا آپ کچھ بنا کر دکھا سکتے ہیں۔اس نے جلدی سے اپنی بھٹی گرم کی اور چھت پر لگے پنکھے کو ہاتھ سے ہلا کر جلد ہی آگ تیز کر لی اور اس میں لوہا گرم کیا اور ایک کیل بنا کر حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔آگے چل کر حضور انور کو ایک دو منزلہ عمارت دکھائی گئی جس کے نیچے سکول تھا اور اوپر کمیونٹی سنٹر تھا۔ یہ عمارت 750 سال قبل بنائی گئی تھی اور 1976 میں اس کی تعمیر نو کی گئی۔ساتھ ہی ایک چرچ کی عمارت ہے حضور انور ان دونوں عمارتوں میں تشریف لے گئے۔ پھر ایک جَو کے کھیت کے پاس سے گزرے تو گائیڈ نے بتایا کہ یہ فصل بھی پرانی طرز پر ہی اگائی جا رہی ہے لیکن بتایا جاتا ہے کہ پہلے وقتوں میں جَو کا یہ پودا لمبا ہوتا تھا۔پھر ایک پن چکی کے پاس سے گزرے اور آگے ایک تیل نکالنے کے کارخانے میں حضور انور تشریف لے گئے۔مختلف پرانی عمارات کے پاس سے گزر کر حضور انور کو ایک گھر دکھایا گیا جو دو منزلہ ہے۔ یہ 1820 میں تعمیر ہوا تھا اور 1974 میں اسے پرانی طرز پر دوبارہ جوڑا گیا۔آگے ایک جگہ پر پہنچے جو کسانوں کے گھروں کی عکاسی کر رہا ہے۔ ان گھروں کو آج ہم smoke house کہہ سکتے ہیں اور یہ سموک ہاؤس اس لیے کہتے ہیں کہ پرانے وقتوں میں گھروں میں چمنیاں نہیں ہوتی تھیں۔اور جب گھر کے اندر آگ جلائی جاتی تھی تو ساری عمارت دھوئیں سے بھر جاتی تھی یہاں تک کہ سانس لینا بھی مشکل ہو جاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت ان گھروں میں لوگ سونے کے لیے لیٹ نہیں سکتے تھے بلکہ بیٹھ کر پیچھے ٹیک لگا کر سوتے تھے۔ یہاں سے تھوڑا آگے چل کر حضور انور کچھ دیر کے لیے آسٹریلین Clydesdale نسل کے گھوڑوں کے پاس رکے جو کہ عام گھوڑوں سے جسامت میں کافی بڑے ہوتے ہیں۔ یہ سواری کے کام نہیں آتے۔ انہیں کاشتکاری (ploughing) میں کام میں لایا جاتا ہے۔حضور کچھ آگے بڑھے تو ایک جگہ پرانے ٹریکٹرز رکھے دکھائی دیئے۔ ان میں سے ایک ٹریکٹر Lany Bulidog کے پاس حضور نسبتاً زیادہ دیر کھڑے ہو کر اسے دیکھتے رہے۔

یہاں سے فارغ ہو کر آدھے گھنٹے کی drive کے بعد ایک بلند پہاڑی مقام Grosse Feldberg پر پہنچے۔ راستے میں سڑک کے دونوں جانب سرسبز درختوں، وادیوں اور قدرت کے حسین مناظر کی بہتات ہے۔سطح سمندر سے اس کی اونچائی 881 میٹر ہے۔یہ صحت افزاء مقام جرمنی کے صوبہ Hessen میں واقع ہے۔ سائیکل سواروں، موٹر سائیکلسٹس اور ہائیکنگ کرنے والوں کی پسندیدہ جگہ ہے۔ کچھ دیر سیر کرنے کے بعد 20:40 پر فرینکفورٹ کے لیے روانگی ہوئی اور 21:10 بجے بیت السبوح پہنچے۔

22:00 بجے حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان اور بے نظیر قوت قدسیہ

(ملک سعید احمد رشید۔ ربوہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کا ایک عظیم الشان پہلو آپ کی بے نظیر قوت قدسیہ بھی ہے۔خدا تعالیٰ کی طرف سے جو ماموروں مرسل آتے ہیں انہیں ایک پاک قوتِ جذب اور کشش عطا کی جاتی ہے جسے قوتِ قدسیہ کہتے ہیں۔جس کے ذریعہ وہ دنیا میں آ کر پاک انقلاب کی بنیاد ڈالتے ہیں اور بہائم سیرت دنیا کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر اور نورِفراست عطا کرکے بااخلاق و باکردار اور پھر باخدا اور خدانما وجود بنادیتے ہیں۔

قوت قدسیہ کیا ہے؟

قوت قدسیہ کا لفظ اپنے اندر وسیع مفہوم رکھتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات و فرمودات میں اس کی نہایت درجہ عظیم الشان تفصیلات بیان فرمائی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ قوت قدسیہ جسے عطا کی جاتی ہے:

❁...... روح القدس اس کے شامل حال ہوجاتا ہے جو ہر آن اس کے ساتھ رہتا ہے۔

❁......قبولیت دعا کا نشان اسے عطا کیا جاتا ہے۔

❁...... بہت سے حقائق و معارف اور اسرار اُسے عطا کئے جاتے ہیں۔

❁...... اس کی باتوں میں، کلام میں، ایک عجیب تاثیر اور جذب ہوتا ہے جو دلوں کو موہ لیتا ہے۔

❁......اس کے چہرے پر اور وجود میں نور اور شخصیت میں جاذبیت ہوتی ہے۔

❁......اس کی تحریر میں اثر انگیزی اور جذب اور کشش ہوتی ہے۔اس کی روح میں اترنے والے اور دلوں میں اثر کرنے والی تحریریں دلوں میں پاک تبدیلی اور انقلاب پیدا کرتی ہیں۔

❁......اس کے ہر قول و فعل، حرکات و سکنات، مکان ولباس اور درودیوار پر برکتیں نازل ہوتی ہیں۔جس چیز کو وہ چھولے یا جو چیز اس سے چھو جائے وہ بابرکت ہوجاتی ہے۔

❁......اس سے خوارق اور نشانات کا ظہور ہوتا ہے۔

❁...... اس کے آنے سے ملائکہ کا بکثرت نزول ہوتا ہے جو دلوں میں پاک تبدیلیاں اور تحریکیں پیدا کرتے ہیں اور لوگوں کو سچی خوابیں آتیں اور رؤیا و کشوف اور الہام ہوتے ہیں۔

❁......اس کی صحبت میں بیٹھنے والے بھی محروم نہیں رہتے ۔ وہ ہر قسم کی برکات سے حصہ پاتے اور باخدا انسان بن جاتے ہیں۔

الغرض قوت قدسیہ کی بے شمار برکات وثمرات ہیں۔

آیئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک اور پُرشوکت الفاظ میں معلوم کرتے ہیں کہ قوت قدسیہ کیا چیز ہے؟ کس کو اور کیسے عطا ہوتی ہے؟ اور اس کے برکات وثمرات کیا ہیں ۔آپؑ نے اس قوت کا ایک نام ''روح القدس'' بھی بیان فرمایا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں:

''جب محبت الٰہی بندہ کی محبت پر نازل ہوتی ہے تب دونوں محبتوں کے ملنے سے روح القدس کا ایک روشن اور کامل سایہ انسان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔...... اس روح القدس کی روشنی نہایت ہی نمایاں ہوتی ہے اور اقتداری خوارق ......ایسے لوگوں سے صادر ہوتے ہیں۔........... روح القدس کی روشنی ہر وقت اور ہر حال میں ان کے شامل حال ہوتی ہے اور اُن کے اندر سکونت رکھتی ہے اور وہ اُس روشنی سے کبھی اور کسی حال میں جدا نہیں ہوتے اور نہ وہ روشنی اُن سے جدا ہوتی ہے۔

وہ روشنی ہر دم ان کے تنفّس کے ساتھ نکلتی ہے اور ان کی نظر کے ساتھ ہر چیز پر پڑتی ہے اور اُن کی کلام کے ساتھ اپنی نورانیت لوگوں کو دکھلاتی ہے۔اُسی روشنی کا نام روح القدس ہے۔مگر یہ حقیقی روح القدس نہیں۔ حقیقی روح القدس وہ ہے جو آسمان پر ہے۔

یہ روح القدس اس کا ظل ہے جو پاک سینوں اور دلوں اور دماغوں میں ہمیشہ کے لئے آباد ہوجاتا ہے۔اور ایک طُرفۃ العین کے لئے بھی اُن سے جدا نہیں ہوتا ....روح القدس کا سایہ جس کا نام مجازاً روح القدس رکھا جاتا ہے اُن سینوں اور دلوں اور دماغوں اور تمام اعضاء میں داخل ہوتا ہے جو مرتبہ بقا اور لقا کا پاکر اس لائق ٹھہر جاتے ہیں کہ ان کی نہایت اصفیٰ اور اجلیٰ محبت پر خداتعالیٰ کی کامل محبت اپنی برکات کے ساتھ نازل ہو۔

اور جب وہ روح القدس نازل ہوتا ہے تو اُس انسان کے وجود سے ایسا تعلّق پکڑ جاتا ہے کہ جیسے جان کا تعلق جسم سے ہوتا ہے۔وہ قوت بینائی بن کر آنکھوں میں کام دیتا ہے۔اور قوت شنوائی کا جامہ پہن کر کانوں کو روحانی حسّ بخشتا ہے۔وہ زبان کی گویائی اور دل کے تقویٰ اور دماغ کی ہشیاری بن جاتا ہے اور ہاتھوں میں بھی سرایت کرتا ہے اور پیروں میں بھی اپنا اثر پہنچاتا ہے ۔غرض تمام ظلمت کو وجود میں سے اٹھا دیتا ہے اور سر کے بالوں سے لے کر پیروں کے ناخنوں تک منور کردیتا ہے''۔(آئینہ کمالات اسلام ،روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ72-73)

اور جس کو روح القدس یا قوت قدسیہ عطا ہوتی ہے اس کے متعلق مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

''یہ شخص شدّت اتّصال کی وجہ سے خدائے عزّ وجل کے رنگ سے ظلّی طور پر رنگین ہوجاتا ہے۔اور تجلّیات الٰہیہ اس پر دائمی قبضہ کر لیتے ہیں اور محبوب حقیقی عجب حائلہ کو درمیان سے اٹھا کر نہایت شدید قُرب کی وجہ سے ہم آغوش ہوجاتا ہے اور جیسا کہ وہ خود مبارک ہے ایسا ہی اس کے اقوال و افعال و حرکات اور سکنات اور خوراک اور پوشاک اور مکان اور زمان اور اس کے جمیع لوازم میں برکت رکھ دیتا ہے۔تب ہر یک چیز جو اُس سے مَس کرتی ہے بغیر اس کے جو یہ دعا کرے برکت پاتی ہے ۔اس کے مکان میں برکت ہوتی ہے،اس کے دروازوں کے آستانے برکت سے بھرے ہوتے ہیں،اس کے گھر کے دروازوں پر برکت برستی ہے جو ہر دم اس کو مشاہدہ ہوتی ہے اور اس کی خوشبو اُس کو آتی ہے۔ جب یہ سفر کرے تو خداتعالیٰ مع اپنی تمام برکتوں کے اس کے ساتھ ہوتا ہے اور جب یہ گھر میں آوے تو ایک دریا نُور کا ساتھ لاتا ہے۔غرض یہ عجیب انسان ہوتا ہے جس کی کنہ بجز خداتعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا''۔(آئینہ کمالات اسلام ،روحانی خزائن جلد 5صفحہ69)

آنحضرتؐ کی قوت قدسیہ

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کے چند نمونے اور مثالیں بیان کرکے مزید تشریح قوت قدسیہ کی یوں بیان فرماتے ہیں۔

''اس درجہ لقا میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں کہ جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سید و مولیٰ سید الرسل حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مُٹھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اس مُٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو۔اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی ان میں پیدا ہوگئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا۔اسی معجزہ کی طرف اللہ جلّشانہ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے:﴿وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى﴾(الانفال:18)۔یعنی جب تُو نے اس مٹھی کو پھینکا وہ تو نے نہیں پھینکا بلکہ خداتعالیٰ نے پھینکا۔یعنی درپردہ الٰہی طاقت کام کرگئی۔انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔

اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت ﷺ کا جو شق القمر ہے اسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا۔کوئی دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی۔کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آگیا تھا۔

اور اس قسم کے اَور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرتؐ نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا اپنی انگلیوں کو اُس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کردیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا۔ اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزارہا بھوکوں پیاسوں کا اُن سے شکم سیر کردیا۔اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنی لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا۔اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں اپنے منہ کا لعاب ڈال کر اس کو نہایت شیریں کردیا ۔اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کردیا۔اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کردیا۔ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھُپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی۔

حال کے برہمو اور فلسفی اور نیچری اگر ان معجزات سے انکار کریں تو وہ معذور ہیں کیونکہ وہ اس مرتبہ کو شناخت نہیں کرسکتے جس میں ظلّی طور پر الٰہی طاقت انسان کو ملتی ہے''۔(آئینہ کمالات اسلام ،روحانی خزائن جلد نمبر 5صفحہ65-66)

اس عبارت سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ قوت قدسیہ اُس الٰہی طاقت کا نام ہے جو ظلّی طور پر خدا کے ماموروں اور کاملوں کو ملتی ہے جس کے ذریعہ سے خوارق ،نشانات ،معجزات اور خارق عادت افعال اور اقوال ظاہر ہوتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ میں خدائی جلوہ

فرمایا:

''ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے دس لاکھ کے قریب قول و فعل میں سراسر خدائی کا ہی جلوہ نظر آتا ہے اور ہر بات میں،حرکات میں،سکنات میں، اقوال میں، افعال میں روح القدس کے چمکتے ہوئے انوار نظر آتے ہیں''۔(آئینہ کمالات اسلام ،روحانی خزائن جلد 5صفحہ116)

قوت قدسیہ کے نتیجہ میں فرشتوں کا نزول

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ خدا کے ماموروں کی آمد کے وقت ان کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں انتشار نورانیت ہوتا ہے اور بکثرت فرشتے اترتے ہیں جو لوگوں کے دلوں میں کئی قسم کی تحریکات کرتے ہیں ۔اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پُرمعارف کلمات ملاحظہ فرمائیں۔آپ فرماتے ہیں:

''جس حقیقت پر خداتعالیٰ نے مجھ کو مطلع کیا ہے وہ یہ ہے کہ............ لیلۃ القدر وہ زمانہ بھی ہے جب دنیا میں ظلمت پھیل جاتی ہے اور ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے۔تب وہ تاریکی بالطّبع تقاضا کرتی ہے کہ آسمان سے کوئی نور نازل ہو۔سو خداتعالیٰ اس وقت اپنے نورانی ملائکہ اور رُوح القدس کو زمین پر نازل کرتا ہے اُسی طور کے نزول کے ساتھ جو فرشتوں کی شان کے ساتھ مناسبِ حال ہے۔تب رُوح القدس تو اس مجدّد اور مصلح سے تعلق پکڑتا ہے جو اجتباء اور اصطفاء کی خلعت سے مشرف ہوکر دعوتِ حق کے لئے مامور ہوتا ہے ۔اور فرشتے ان تمام لوگوں کو پکڑتے ہیں جو سعید اور رشید اور مستعد ہیں اور ان کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں اور نیک توفیقیں ان کے سامنے رکھتے ہیں۔تب دنیا میں سلامتی اور سعادت کی راہیں پھیلتی ہیں۔اور ایسا ہی ہوتا رہتا ہے جب تک دین اپنے اُس کمال کو پہنچ جائے جو اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے۔''

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد6 صفحہ313-314)

نیز فرمایا:

''جو شخص مامور ہوکر آسمان سے آتا ہے اس کے وجود سے علی حسب مراتب سب کو بلکہ تمام دنیا کو فائدہ

ہوتا ہے۔اور درحقیقت وہ ایک روحانی آفتاب نکلتا ہے جس کی کم وبیش دور دور تک روشنی پہنچتی ہے۔اور جیسی آفتاب کی مختلف تاثیریں حیوانات و نباتات وجمادات اور ہر ایک قسم کے جسم پر پڑ رہی ہیں اور بہت کم لوگ ہیں جو ان تاثیروں پر باستیفا علم رکھتے ہیں۔اسی طرح وہ شخص جو مامور ہو کر آتا ہے تمام طبائع اور اطراف واکناف عالم پر اس کی تاثیریں پڑتی ہیں اور جبھی سے کہ اس کا پُر رحمت تعیّن آسمان پر ظاہر ہوتا ہے آفتاب کی کرنوں کی طرح فرشتے آسمان سے نازل ہونے شروع ہوتے ہیں۔اور دنیا کے دور دور کناروں تک جو لوگ راستبازی کی استعداد رکھتے ہیں ان کو سچائی کی طرف قدم اٹھانے کی قوت دیتے ہیں اور پھر خود بخود نیک نہاد لوگوں کی طبیعتیں سچ کی طرف مائل ہوتی جاتی ہیں۔سو یہ سب اس ربّانی آدمی کی صداقت کے نشان ہوتے ہیں جس کے عہد ظہور میں آسمانی قوتیں تیز کی جاتی ہیں‘‘۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3صفحہ 339)

اسی طرح فرمایا:

’’واضح ہو کہ عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسول یا نبی یا محدث اصلاح خلق اللہ کے لئے آسمان سے اترتا ہے تو ضرور اس کے ساتھ اور اس کے ہمرکاب ایسے فرشتے اترا کرتے ہیں کہ جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں۔اور برابر اترتے رہتے ہیں جب تک کفر وضلالت کی ظلمت دور ہو کر ایمان اور راستبازی کی صبح صادق نمودار ہو۔جیسا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ ﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ـ هِىَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾(القدر :5) سو ملائکہ اور روح القدس کا تنزل یعنی آسمان سے اترنا اسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعتِ خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پا کر زمین پر نزول فرماتا ہے۔روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے۔اور جو اس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں۔تب دنیا میں جہاں جہاں جوہر قابل پائے جاتے ہیں سب پر اس نُور کا پَرتو پڑتا ہے اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے۔اور فرشتوں کی پاک تاثیر سے خود بخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے۔اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق جوئی کی ایک روح پھونک دی جاتی ہے۔اور کمزوروں کو طاقت عطا کی جاتی ہے اور ہر طرف ایسی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے کہ جو اس مصلح کے مدعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے۔..........یہ کام ان فرشتوں کا ہوتا ہے کہ جو خلیفۃ اللہ کے ساتھ آسمان سے اترتے ہیں اور حق کے قبول کرنے اور سمجھنے کے لئے غیر معمولی طاقتیں بخشتے ہیں۔سوئے ہوئے لوگوں کو جگا دیتے ہیں اور مستوں کو ہوشیار کرتے ہیں اور بہروں کے کان کھولتے ہیں اور مُردوں میں زندگی کی روح پھونکتے ہیں............ اور درحقیقت یہ فرشتے اس خلیفۃ اللہ سے الگ نہیں ہوتے۔اُسی کے چہرہ کا نور اور اس کی ہمت کے آثار جلیّہ ہوتے ہیں جو اپنی قوتِ مقناطیسی سے ہر ایک مناسبت رکھنے والے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں‘‘۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 حاشیہ صفحہ12-13)

حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ فرشتوں کا نزول

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور تھے چنانچہ روح القدس اور فرشتے آپ کی تائید ونصرت کے لئے آپ کے ساتھ نازل ہوئے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’مَیں آسمان سے اترا ہوں اُن پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے،جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا بلکہ کر رہا ہے۔اور اگر مَیں چُپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رُکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کچلنے کے لئے دئے گئے ہیں‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 3حاشیہ صفحہ11)

نیز فرمایا:

’’چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے تا کہ دلوں کو حق کی طرف پھیریں۔سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور اُن کے اُترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمولی سے زیادہ نہ پایا تو تم نے یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔لیکن اگر یہ سب باتیں ظہور میں آگئیں تو تم انکار سے باز آؤ تا تم خدا تعالیٰ کے نزدیک سرکش قوم نہ ٹھہرو۔‘‘

(فتح اسلام ، روحانی خزائن جلد 3، حاشیہ صفحہ13-14)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

❁❁❁❁❁❁

اشک کے نگینے

انہیں زمیں سے اٹھاؤ یہ آبگینے ہیں
شکستہ لوگ نہیں ہیں یہ سب سفینے ہیں
تمام شب جو جلے ہیں نقیب شب بن کر
انہیں کے ہاتھ میں یہ صبح کے خزینے ہیں
پھر ایک ماہ کا چہرہ ہے ان کی آنکھوں میں
پھر ایک روشنی میں اہلِ دل کے سینے ہیں
کہ پور پور مرے جسم کی پگھلتی ہے!
بڑے عجیب ہی ساون کے یہ مہینے ہیں
قدم اٹھا دیئے ہم نے ترے قدم کے ساتھ
ہمیں پتہ بھی نہیں کون سے یہ زینے ہیں
سپرد جب سے کیا ہے تمہارے ہاتھوں میں
ہماری زندگی کے اور ہی قرینے ہیں
کسی کے کام جو آئیں تو آ کے لے جائے
ہمارے پاس یہی اشک کے نگینے ہیں

(ناصر احمد سیدؔ)

مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا (Liberia) کے

چوتھے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: جاوید اقبال لنگاہ۔مبلغ سلسلہ لائبیریا)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کو 25-26مارچ 2006ء بروز ہفتہ،اتوار اپنا چوتھا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔اجتماع کے لئے منرو ویا (Manrovia) سے باہر Leahyan Town کو منتخب کیا گیا۔یہاں کے خدام نے اجتماع سے قبل وقار عمل کے ذریعہ بانس کا بہت بڑا ہال تیار کیا اور اس کو پھولوں وغیرہ سے خوب سجایا۔مکرم محمد احسان احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اس حلقہ کی کئی مجالس کا دورہ کر کے خدام کو اجتماع کی اہمیت اور شمولیت کی طرف خاص توجہ دلائی۔

اجتماع کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے خدام کا عہد دہرایا۔بعد ازاں مختلف موضوعات پر لوکل ومرکزی مبلغین نے تقاریر کیں جن میں احمدیت کیا ہے؟،اسلام احمدیت میں مالی قربانی کی اہمیت، خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں وغیرہ پر روشنی ڈالی۔اس کے بعد نماز ظہر وعصر اور کھانے کا وقفہ ہوا۔

اجتماع میں خدام کی دلچسپی کو مزید بڑھانے کے لئے علمی وتربیتی تقاریر کے علاوہ کھیلوں کا بھی انعقاد کیا گیا۔

بعد از نماز عصر Boumi County اور County Monstrads کے درمیان دوستانہ فٹبال میچ ہوا جو ایک گول سے برابر رہا۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد رات گئے تک مجلس سوال وجواب ہوتی رہی۔ خدام نے بڑی دلچسپی لیتے ہوئے اسلام اور عیسائیت کے بارہ میں سوالات کئے۔

دوسرا دن

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد از نماز فجر درس قرآن وحدیث ہوا۔اور اس کے بعد وقفہ برائے ناشتہ ہوا۔ناشتہ کے بعد Indoor Games ہوئیں جس میں خدام نے بڑی دلچسپی سے حصّہ لیا۔

اجتماع کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز مکرم صدر صاحب مجلس کی صدارت میں ہوا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم صدر صاحب نے عہد دہرایا۔اس کے بعد نماز کی اہمیت، سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ،حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

آج منرو ویا سے مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب امیر و مبلغ انچارج بھی خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے تشریف لائے اور خدام سے خطاب بھی فرمایا۔مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں خدام کو اپنی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کرنے اور صحیح اور سچے خادم بننے کی طرف توجہ دلائی ۔مکرم امیر صاحب کے ہمراہ احمدیہ مسلم کلینک منرو ویا کے ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب بھی تشریف لائے ۔انہوں نے اپنے مختصر خطاب میں خدام کی کوششوں کو سراہا۔ مکرم امیر صاحب نے جیتنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی دعا کروائی۔

اس اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام کے علاوہ لجنہ اور انصار بھی بڑی دلچسپی سے شرکت کی۔اس اجتماع میں پندرہ ٹاؤنز کے 125افراد نے شرکت کی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خدام کے اندر پاکیزہ تبدیلیاں پیدا فرمائے اور مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کو دینی ودنیاوی ترقیات سے نوازے۔

❁❁❁❁❁❁

DEAN MANSON SOLICITORS
We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial,
Media & Entertainment, Conveyancing, Employment,
Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation
CONTACT
MUZAFFAR MANSOOR & EJAZ BAIG
243-245 MITCHIM ROAD-TOOTING, LONDON SW17 9JQ
TEL: 020 8767 5000 — FAX: 020 8767 0456
EMAIL: info@dmansonsolicitors.com

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی نصرت ہر موقع پر فرما کران کے خوف کی حالت کو امن میں بدل دیتا ہے اور اپنی تائیدات کے نظارے دکھاتا ہے۔ان نظاروں کی انتہا اور معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہم پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ سے نہایت پُرخطر مواقع پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت وحفاظت کے غیر معمولی واقعات کا روح پرور بیان۔

اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے عاشق و غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے نصرت کے وعدے فرمائے ہیں خدا کرے کہ ہم ان کو اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے بھی دیکھیں اور ہماری زندگیوں کا وہ حصّہ بھی بنیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ مورخہ 23؍جون 2006ء (23؍احسان 1385ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح،لندن۔برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

﴿وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ۔ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۔وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ﴾

(الصّٰفّٰت:172-174)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اور بلاشبہ ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے حق میں ہمارا یہ فرمان گزر چکا ہے کہ یقیناً وہی ہیں جنہیں نصرت عطا کی جائے گی اور یقیناً ہمارا لشکر ضرور غالب آنے والا ہے۔

سفر پہ جانے سے پہلے جو جمعہ تھا اس میں مَیں اللہ تعالیٰ کی صفت ناصر اور نصیر کے بارے میں بتا رہا تھا اور بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی نصرت ہر موقع پر فرما کران کے خوف کی حالت کو امن میں بدل دیتا ہے،فکروں کو دور فرما دیتا ہے اور اپنی تائیدات کے نظارے دکھاتا ہے۔اور ان نظاروں کی انتہا اور معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہم پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسے بے انتہا واقعات ہیں جہاں ہمیں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت نظر آتی ہے۔مَیں نے اس خطبے میں قرآن کریم سے،ہجرت کے وقت اور پھر جنگ بدر میں جس طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرمائی، وہ آیات پیش کی تھیں اور ان کی مختصر وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں کی تھی۔جیسا کہ مَیں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات سے بھری پڑی ہے ان ساروں کو بیان کرنا تو ممکن نہیں ان میں سے کچھ روایات کے حوالے سے مَیں اس وقت آپ کے سامنے رکھوں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح فرشتوں کی فوج کے ذریعے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید و نصرت فرماتا رہا۔

آپؐ کی زندگی میں آپؐ کے دعویٰ نبوت کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ دشمن ہر موقع پر آپؐ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا رہا اور جیسا کہ تمام انبیاء سے ہوتا چلا آیا ہے دشمن کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ابتداء میں ہی نبی کو نقصان پہنچا کر یا اس کی جماعت کو نقصان پہنچا کر ختم کر دیا جائے۔یا ایسی صورت حال پیدا کرنے کی کوشش کی جائے جس سے نبی کا دعویٰ جھوٹا ہونے کا خیال لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔اور سب سے بڑھ کر یہ کوشش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کے زمانے میں ہوئی۔آپؐ کے ماننے والوں پر سختیاں کی گئیں،آپؐ پر بے انتہا ظلم کئے گئے،آپؐ کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا جس کی وجہ سے آپؐ کے خاندان کو،اور آپؐ کو اور آپؐ کے ماننے والوں کو شعب ابی طالب میں ان ظلموں سے بچنے کے لئے جانا پڑا اور وہاں تقریباً تین سال تک رہے۔وہاں خوراک کا کوئی ایسا ذخیرہ تو تھا نہیں۔کچھ عرصہ بعد بھوک اور پیاس کی سختیاں سب کو،بچوں کو اور بوڑھوں کو اور عورتوں کو برداشت کرنی پڑیں۔بھوک اور پیاس سے بچے،بڑے سب بیقرار تھے۔حالت یہ تھی کہ ایک صحابی نے رات کے وقت چلتے ہوئے اپنے پاؤں کے نیچے آنے والی کسی نرم چیز کو اٹھا کر کھالیا کہ اپنی بھوک مٹا سکیں۔وہ کہتے ہیں کہ مجھے آج تک نہیں پتہ لگا کہ مَیں نے کیا کھایا تھا۔بہرحال تین سال بعد اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام فرما دیا کہ بائیکاٹ کا معاہدہ جو قریش کے بعض قبائل نے کیا تھا اور جس کی وجہ سے آپؐ کو اپنے خاندان سمیت شعب ابی طالب کی گھاٹی میں جانا پڑا اور وہاں جاکے رہنا پڑا۔یہ معاہدہ کعبہ کی دیوار پر لٹکایا گیا تھا تا کہ ہر ایک قبیلے کو پتہ لگ جائے اور کوئی خلاف ورزی نہ کرے۔

اس معاہدے کے بارے میں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چچا ابوطالب سے فرمایا کہ مجھے میرے خدا نے بتایا ہے کہ جو معاہدہ کعبہ کی دیوار پر لٹکایا گیا ہے وہ تمام کا تمام کیڑے نے کھالیا ہے اور صرف خدا کا نام اس پر باقی رہ گیا ہے۔چنانچہ ابوطالب نے خانہ کعبہ جاکر قریش کے بڑے بڑے سردار جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے ان سے کہا کہ اس طرح میرے بھتیجے نے مجھے بتایا ہے۔انہوں نے کہا ٹھیک ہے دیکھ لیتے ہیں۔چنانچہ جب وہ اس معاہدے کو دیکھنے گئے تو اس کی حالت بالکل وہی تھی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔چنانچہ اس پر جو نرم دل سرداران قریش تھے انہوں نے کہا اب بہت ہو چکی کیونکہ پہلے بھی ان میں سے بعضوں کے دل نرم ہو رہے تھے اور وہ چاہتے تھے یہ کسی طرح ختم ہو،اس لئے قطع تعلقی اب بند ہونی چاہئے۔تو یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہی تھی جس کی وجہ سے معاہدہ اس طرح ختم ہوا۔یہ ٹھیک ہے کہ کچھ عرصہ تک آپؐ کو اور آپؐ کے ماننے والوں کو ایک امتحان سے گزرنا پڑا لیکن اس بات کی طاقت اس وقت کسی میں نہ تھی کہ ان سرداران قریش کے مقابلے پر اس گھاٹی سے باہر آکر اپنے روزمرہ کے معمولات کے مطابق زندگی گزار سکیں۔یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی مدد ہی تھی جس نے ایسا انتظام فرما دیا۔اس معاہدے کا کچھ بھی نہ رہا اور چند شرفاء کے دل میں اس وجہ سے خوف اور ہمدردی کے جذبات بھی پیدا ہوئے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اپنے بھیجے ہوئے بندوں کے حق میں تائید و نصرت کی ہوائیں چلاتا ہے۔ایسے مواقع دکھاتا ہے جو غیروں کو بھی نظر آئیں۔گو راستے میں عارضی مشکلات آتی ہیں لیکن آخر کار خدا کا گروہ ہی غالب آتا ہے۔اور اس وعدے کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ پر توکّل کی وجہ سے انبیاء اور ان کی جماعتیں اللہ کے پیغام کو آگے بھی پہنچاتی ہیں اور اس کے ساتھ چمٹی رہتی ہیں اور باوجود سختیاں اور تکلیفیں برداشت کرنے کے ان کے قدم پیچھے نہیں ہٹتے اور ان کے دلوں میں کبھی غیر اللہ کا کوئی خوف پیدا نہیں ہوتا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام نبیوں کے سردار،خاتم الانبیاء تھے آپؐ پر بھی مشکلات کے بہت زیادہ ایسے موقعے آئے جو زیادہ کڑی مشکلات تھیں،بہت زیادہ سخت مشکلات تھیں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت کے غیر معمولی نظارے بھی دکھائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ پانچ مواقع آپؐ کی زندگی کے ایسے ہیں جو

انتہائی غیر معمولی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بغیر ان سے نکلنا محال ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کہ:

''یاد رہے کہ پانچ موقعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہایت نازک پیش آئے تھے جن میں جان کا بچنا محالات سے معلوم ہوتا تھا۔ اگر آنجناب درحقیقت خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور ہلاک کئے جاتے۔

ایک تو وہ موقعہ تھا جب کفار قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کیا اور قسمیں کھا لی تھیں کہ آج ہم ضرور قتل کریں گے۔

دوسرا وہ موقعہ تھا جب کہ کافر لوگ اس غار پر معہ ایک گروہ کثیر کے پہنچ گئے تھے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت ابوبکرؓ کے چھپے ہوئے تھے۔

تیسرا وہ نازک موقعہ تھا جبکہ اُحد کی لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے تھے اور کافروں نے آپ کے گرد محاصرہ کرلیا تھا۔ اور آپؐ پر بہت سی تلواریں چلائیں مگر کوئی کارگر نہ ہوئی۔ یہ ایک معجزہ تھا۔

چوتھا وہ موقعہ تھا جب کہ ایک یہودیہ نے آنجناب کو گوشت میں زہر دے دی تھی اور وہ زہر بہت تیز اور مہلک تھی اور بہت وزن اس کا دیا گیا تھا۔

پانچواں وہ نہایت خطرناک موقعہ تھا جبکہ خسرو پرویز شاہ فارس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لئے مصمم ارادہ کیا تھا اور گرفتار کرنے کے لئے اپنے سپاہی روانہ کئے تھے۔

پس صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان تمام پُر خطر موقعوں سے نجات پانا اور ان تمام دشمنوں پر آخر کار غالب ہو جانا ایک بڑی زبردست دلیل اس بات پر ہے کہ درحقیقت آپ صادق تھے اور خدا آپؐ کے ساتھ تھا''۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 263-264 حاشیہ)

شعب ابی طالب کی قید سے باہر آنے کے کچھ عرصے بعد ہی حضرت ابوطالب اور حضرت خدیجہؓ انتقال کر گئے۔ ان دو شخصیتوں کا قریش مکّہ کو کچھ تھوڑا بہت لحاظ تھا۔ ابوطالب کے بزرگ ہونے کی وجہ سے اور حضرت خدیجہؓ ایک مالدار عورت تھیں، کافی اثر و رسوخ تھا۔ ان کی وفات کے بعد تو سب قریش اس بات پر قائم ہو گئے تھے کہ اب تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر صورت میں ختم کرنا ہے کیونکہ اب ہم مزید برداشت نہیں کر سکتے۔ چنانچہ تمام سرداروں نے مل کر فیصلہ کیا کہ ہم تمام سردار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادۂ قتل میں شامل ہوں گے تا کہ بنی ہاشم کے لئے کسی بدلے کی صورت نہ بن سکے اور وہ بدلہ نہ لے سکیں۔ تمام سرداروں کے مقابلے پر آنا ان کے لئے مشکل ہوگا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سازش کا پتہ لگ گیا۔ چنانچہ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہجرت کا فیصلہ کیا۔ اس قتل کی سازش کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے جو مَیں نے ابھی اقتباس پڑھا ہے کہ یہ بڑا سخت موقع تھا جب قریش نے آپؐ کے گھر کا محاصرہ کرلیا تھا۔ تمام سردار قریش تلواریں تانے کھڑے تھے لیکن بے وقوفوں کو یہ پتہ نہیں تھا کہ انہوں نے جس منصوبہ بندی کے تحت ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے (تا کہ کسی پر الزام نہ آئے) جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ تو سب سے زیادہ اس نبی کی حفاظت اور نصرت فرماتا ہے۔ بیسیوں واقعات ان کفار کی نظر میں پہلے بھی گزر چکے تھے۔ وہ اس بات کے خود بھی گواہ تھے لیکن پھر بھی ان کو عقل نہ تھی۔

ابوجہل جو اس سارے پروگرام کا سرغنہ تھا وہ بھول گیا تھا کہ کچھ عرصہ پہلے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک تاجر کا حق دلوانے کے لئے ابوجہل کے دروازے پر گئے تھے تو کیا نظارہ اس نے دیکھا تھا کہ آپؐ کی مدد کے لئے دو خونخوار اونٹ آپ کے دائیں بائیں کھڑے تھے تا کہ وہ آپؐ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ تو اس کی وجہ سے اس نے آپؐ کے کہنے کی فوراً تعمیل بھی کی اور اس تاجر کا قرضہ بھی دے دیا۔ بہرحال جب منصوبہ بندی کرکے یہ سب لوگ آپؐ کے دروازے کے باہر گھیرا ڈال کر کھڑے تھے اور گھیراؤ کیا ہوا تھا تو آپؐ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگوں کی امانتیں دے کر ان کو یہ ہدایت دے رہے تھے کہ ان کو واپس لوٹا کر صبح آ جانا اور تم میرے بستر پر لیٹ جاؤ تا کہ کفار اگر دیوار پر سے جھانکیں اور دیکھیں تو یہی سمجھیں کہ مَیں لیٹا ہوا ہوں اور آپؐ ہجرت کے لئے تیاری کرنے لگے۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو یہ بھی فرمایا کہ دشمن تمہیں کوئی گزند نہیں پہنچا سکے گا۔ یہ یقین تھا آپؐ کو نہ صرف اپنی ذات کے بارے میں بلکہ اپنے ماننے والوں کے بارے میں بھی کہ یہ سچے ایمان والے ہیں۔ آج کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ظاہر ہونا ہے، اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے عظیم نظارے نظر آنے ہیں اس لئے اے علی! تم جو میرے دین پر مکمل ایمان لاتے ہو بے فکر رہو دشمن تمہیں کوئی بھی گزند نہیں پہنچا سکے گا۔ پھر آپؐ بڑے آرام سے ان دشمنوں کے درمیان سے ہی نکل گئے۔ نہ کوئی خوف اور نہ فکر کہ باہر دشمن کھڑا ہے اگر پکڑا گیا تو کیا ہوگا۔ یہ تو خیر فکر تھی ہی نہیں کہ پکڑا جاؤں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اجازت سے یہ ہجرت ہو رہی تھی اس لئے دل اس یقین سے پُر تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ہی حفاظت فرمائے گا اور ہر قدم پر مدد فرماتے ہوئے محفوظ رکھے گا۔ مکّہ سے نکلتے ہوئے آپ کو بڑا صدمہ بھی تھا۔ آپؐ نے یہ الفاظ کہے کہ مکّہ! تو مجھے ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہے لیکن تیرے فرزند مجھ کو یہاں رہنے نہیں دیتے۔ خیر وہاں سے نکل کر آپؐ کو حضرت ابوبکرؓ بھی راستے میں مل گئے (جن سے پروگرام پہلے ہی طے تھا) اور آپؐ ان کو ساتھ لے کر غار ثور کی طرف چل پڑے۔ وہاں پہنچ کر حضرت ابوبکرؓ نے غار کو اچھی طرح صاف کیا تمام سوراخوں کو اچھی طرح بند کیا جو غار میں تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اب آپ اندر تشریف لے آئیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے اور بے فکر ہو کر حضرت ابوبکرؓ کی ران پر سر رکھ کر سو گئے۔ کوئی اور ہو تو فکر سے ایسے حالات میں نیند اڑ جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمیشہ شامل حال رہنے کا اس قدر یقین تھا کہ کسی قسم کی فکر کا کوئی شائبہ تک نہ پیدا ہوا۔ چنانچہ اگلے آنے والے وقت نے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی نصرت سے دل پُر از یقین تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی کس طرح نصرت فرمائی۔ فوراً مکڑی کو حکم دیا کہ غار پر جہاں درخت لگا ہوا تھا اس کے اوپر جالا بُن دو۔ اور کبوتر کو حکم ہوا کہ گھونسلہ بھی بنا دو اور انڈے دے دو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ حفاظت اور نصرت کے جو فوری سامان فرمائے تھے یہ غیر معمولی نشان تھا۔

قریش جب تعاقب کرتے ہوئے غار کے قریب پہنچے تو وہاں پہنچ کر دیکھ رہے تھے کہ پاؤں کے نشان تو یہاں تک آ رہے ہیں اور اکثر نے کہا کہ یہاں آ کر یا تو ان لوگوں کو زمین نگل گئی ہے یا آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔ ایسی صورت حال میں وہ غار میں نہیں جا سکتے جبکہ مکڑی نے جالا بھی بنا ہوا ہے اور گھونسلہ بھی ہے۔ اس صورت میں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ کسی کو غار میں جھانکنے کا خیال ہی نہیں آیا۔ اور کسی نے کہا بھی تو دوسروں نے اس کو ردّ کر دیا۔ تو کفار کے دل میں غار میں نہ جھانکنے کا یہ خیال آنا بھی اللہ تعالیٰ کی اس نصرت کی وجہ سے تھا جو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرما رہا تھا۔ یہ لوگ اتنا قریب تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے شدید گھبرا گئے تھے۔ لیکن آپؐ نے فرمایا ﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (التوبۃ:40) کوئی فکر نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تو یہ دوسرا موقع تھا جب دشمن قریباً آپ کے سر پر پہنچ گیا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کی مدد پر اتنا یقین تھا کہ کوئی پرواہ نہیں کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دوسرے واقعہ کا ذکر فرمایا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو تائید فرماتے ہوئے اس خطرناک حالت سے نکالا۔

پھر تیسرا واقعہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان کیا ہے وہ اُحد کی لڑائی کا ہے۔ یہ ایسا موقع ہے کہ اللہ اپنے خاص بندوں کے ساتھ یہ سلوک کرتا ہے ورنہ اُس وقت جو حالات تھے وہ ایسے تھے کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی دنیا دار اس سے بچ کر نکل سکے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی غلطی کی وجہ سے جب جنگ کا پانسہ پلٹا اور کفار نے دوبارہ حملہ کیا تو ایک افراتفری کا عالم تھا۔ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد صرف چند جاں نثار صحابہ رہ گئے تھے۔ لیکن کفار کے بار بار کے حملے جو ایک ریلے کی صورت میں ہوتے تھے وہ بھی اتنے سخت ہوتے تھے کہ یہ چند لوگ بھی سامنے کھڑے نہیں رہ سکتے تھے، ایک طرف بٹ جاتے تھے اس وجہ سے تتر بتر ہو جاتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ جاتے تھے۔ اس موقع پر تیروں کی بارش بھی آپؐ پر ہوئی جو صحابہ میں سے زیادہ تر حضرت طلحہؓ نے اپنے ہاتھ پر لی۔ اور تلواروں سے بھی حملے ہوئے اور اسی موقعے پر جب صحابہ اِدھر اُدھر ہوئے تو اس وقت جو بھی تلوار یا تیر آتا تھا اللہ تعالیٰ اس سے بچا لیتا تھا تاہم دو پتھر دشمن کے پھینکے ہوئے آپؐ کو لگے اور آپؐ زخمی ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ایسے حالات میں جو نتیجہ نکلنا چاہئے اور دشمن کی جو کوشش تھی کہ آج مسلمانوں کو مکمل طور پر شکست کا سامنا کرنے پڑے اور آج موقع ہے کہ ان کو ختم کر دیا جائے یا اتنی کمر توڑ دی جائے کہ یہ اٹھنے کے قابل نہ رہیں تو یہ نتیجہ جو وہ نکالنا چاہتے تھے اور دشمن کی جو کوشش تھی کہ بالکل ختم کر دینا ہے، آپؐ کو قتل کرنے کی بھی نعوذ باللہ کوشش تھی جو ناکام ہوئی۔ ایسے حالات میں سوائے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے یہ ہو نہیں سکتا۔ مسلمانوں کو مکمل طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی اطاعت نہ کرنے کی وجہ سے جو نقصان اٹھانا پڑا اور اس کا جو نتیجہ نکلنا تھا وہ نکلا لیکن دشمن کو جس آخری نتیجے کی تمنا تھی، خواہش تھی وہ اللہ تعالیٰ نے پوری نہ ہونے دی۔

پھر (حضرت مسیح موعودؑ نے تو اس کا ذکر نہیں کیا لیکن قرآن کریم میں اس کا ذکر آتا ہے) حنین کی جنگ میں جب مسلمانوں کو اپنی تعداد دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ اب ہم بہت بڑی تعداد میں ہو گئے ہیں، بارہ ہزار

کالشکر ہے کون ہم پر غالب آ سکتا ہے۔ کیونکہ اس لشکر میں نئے آنے والے مسلمان بھی شامل تھے لیکن ان نئے آنے والوں میں ایمان کی کمزوری بھی تھی۔ شروع میں ایک حملے کے بعد ایسی حالت پیدا ہوئی کہ شکست کی صورت پیدا ہونی شروع ہوگئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے وعدے کے مطابق کہ میرا لشکر ہی غالب آتا ہے اپنی نصرت فرماتے ہوئے ان بدلے ہوئے مخالف حالات کو مسلمانوں کے حق میں بدل دیا۔

یہاں اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا تھا کہ تمہاری اکثریت یا تمہاری عقل یا تمہاری طاقت غالب نہیں آئے گی بلکہ ہر غلبہ میری نصرت کا مرہون منت ہے اس لئے ہمیشہ مجھ سے ہی مدد مانگو۔ اس نکتے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخوبی سمجھتے تھے اور پرانے صحابہ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ تربیت پائی وہ بھی سمجھتے تھے لیکن نئے آنے والوں کو علم نہیں تھا۔ تو بہرحال اس جنگ میں جیسا کہ مَیں نے کہا بعض کمزور ایمان والے بھی تھے اور کیونکہ فوراً فتح مکہ کے بعد ہی یہ جنگ لڑی گئی تھی اور اکثر کے ایمان ایسے پختہ ابھی نہیں ہوئے تھے نہ تربیت تھی اور کچھ ویسے بھی دل سے ایمان بھی نہیں لائے ہوئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا جہاں تک سوال ہے اللہ سے مدد مانگتے ہوئے آپؐ کی دعا کا تو ہمیشہ یہ حال رہتا تھا جس کی حالت ہمیں جنگ بدر کے واقعہ میں نظر آتی ہے کہ کس طرح تڑپ تڑپ کر آپ اللہ سے نصرت مانگ رہے تھے۔ آخر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ کہنا پڑا کہ آپؐ کو اتنی فکر کیوں ہے۔ اللہ کا آپ سے وعدہ ہے کہ وہ ہمیشہ آپ کی تائید و نصرت فرمائے گا۔ تو بہرحال جنگ حنین میں یہ مسلمانوں کے ایمان کی کمزوری تھی جس کا نتیجہ شروع میں مسلمانوں نے دیکھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؐ کا تو ہر جنگ میں دعا پر اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر اتنا یقین ہوتا تھا لیکن باوجود یقین ہونے کے کبھی دعا کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ جب بھی کوئی جنگ ہونی ہوتی، مہم سر کرنی ہوتی آپؐ ہمیشہ دعا کیا کرتے تھے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کرتے تو یہ دعا کرتے کہ اے اللہ! تو ہی میرا سہارا ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے اور تیری ہی دی ہوئی توفیق سے میں جنگ کر رہا ہوں۔ تو دعا تو آپؐ ہمیشہ کیا کرتے تھے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ اس میں کمزور ایمان والوں کی وجہ سے نقصان مسلمانوں کو اٹھانا پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے ﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَیْئًا وَّضَاقَتْ عَلَیْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ﴾ (التوبہ:25) کہ یقیناً اللہ بہت سے میدانوں میں تمہاری مدد کر چکا ہے خاص طور پر حنین کے دن بھی جب تمہاری کثرت نے تمہیں تکبر میں مبتلا کر دیا تھا۔ پس وہ تمہارے کسی کام نہ آ سکی اور زمین کشادہ ہونے کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی۔ پھر تم پیٹھ دکھاتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے۔ یعنی تمہاری کثرت تعداد یا اس وجہ سے تکبر جو بعض نئے آنے والے مسلمانوں کے دل میں پیدا ہو گیا تھا یہ کسی کام نہ آ سکا کہ ہماری تعداد زیادہ ہے، ہم طاقتور ہیں، ہمارے پاس ہتھیار بہت زیادہ ہیں۔ اُس وقت پہلا حملہ جیتنے کے باوجود شکست کی صورت پیدا ہوگئی لیکن ہمیشہ کی طرح اللہ تعالیٰ کی نصرت ہی کام آئی اور وہ اس لئے کہ اللہ کا اپنے رسول اور سچے اور پکے مومنوں سے وعدہ ہے کہ مَیں تمہارا مددگار بنوں گا اور یہ بتا دیا کہ اصل فتح تمہاری پہلے بھی اور آئندہ بھی میری نصرت کی وجہ سے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے ہے جس کو مَیں ہمیشہ قبول کرتا ہوں اور اس نصرت اور دعا کا نتیجہ ہے کہ اس جنگ میں بھی حالات بدلے اور پھر مسلمانوں نے آخر نتیجةً فتح پائی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا۔ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ﴾۔ (التوبہ:26) پھر اللہ نے اپنے رسول اور مومنوں پر اپنی سکینت نازل کی اور ایسے لشکر اتارے جنہیں تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔ اور اس نے ان لوگوں کو عذاب دیا جنہوں نے کفر کیا تھا اور کافروں کی ایسی ہی جزا ہوا کرتی ہے۔

پس یہ جو فتح تھی یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کی وجہ سے تھی اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے سے دلوں میں سکینت بھی پیدا کر رہا تھا اور مدد بھی فرما رہا تھا جو دشمنوں کو بھی نظر آ رہی تھی۔

حارث بن بدل نے بیان کیا کہ مَیں جنگ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے کے لئے آیا۔ آپؐ کے سارے صحابہ شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے تھے مگر حضرت عباس بن عبدالمطلب اور ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہما نہیں بھاگے تھے۔ تو حضورؐ نے زمین سے ایک مٹھی لی اور ہمارے چہروں پر پھینک دی تو ہم شکست کھا گئے۔ پس یہی خیال کیا جا رہا تھا کہ ہر شجر اور حجر ہماری تلاش میں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد اور لشکروں کو مخالفین نے بھی دیکھا۔ ان کو بھی نظر آ رہا تھا کہ یہ مسلمانوں کی فوج نہیں لڑ رہی بلکہ کوئی اور لڑ رہا ہے۔ اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہے جو فرشتوں کے ذریعے سے حملہ آور ہو رہی ہے۔ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے خیال میں یہ تھا کہ آج اس جگہ کی ہر مخلوق ہمارے خلاف ہے۔ مٹی کا ایک ذرہ بھی ہمارے خلاف ہے۔ درخت، پتے اور ہر چیز ہمارے خلاف چل رہی ہے اور جنگ لڑ رہی ہے۔ تو یہ تھے اللہ تعالیٰ کی مدد کے نظارے۔

اور چوتھا واقعہ جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یہودیہ نے ہلاک کرنے کی خوفناک سازش کی تھی۔ وہ زہر دینا تھا جس کی کافی مقدار آپؐ کو دی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور اس منصوبے کو ظاہر کر دیا۔

روایت میں ذکر آتا ہے کہ ایک یہودی سردار کی بہن نے آپؐ کو ایک بھنی ہوئی ران پیش کی اور اس پر اچھی طرح زہر لگا دیا۔ آپؐ صحابہؓ کے ساتھ بیٹھ کر اس کو کھانے لگے۔ کچھ صحابہؓ نے پہلے بھی کھانا شروع کر دیا۔ لیکن آپؐ نے جب منہ میں لقمہ ڈالا تو فوراً پتہ لگ گیا۔ آپؐ نے فوراً کہا کہ اس کو چھوڑ دو۔ اس یہودیہ کو بلایا گیا۔ تو اس نے تسلیم کیا اور پھر وہ کہنے لگی کہ آپؐ کو کس نے بتایا ہے؟ آپؐ نے گوشت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس نے۔ پھر آپؐ نے اس سے پوچھا تمہارا اس سے مقصد کیا تھا۔ تم کیا چاہتی تھی؟ ہمیں کیوں ہلاک کرنا چاہتی تھی؟ تو کہتی ہے کہ میرا خیال تھا کہ اگر آپؐ اللہ کے نبی ہیں، رسول ہیں تو اس زہر سے آپؐ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس زہر سے محفوظ رکھے گا۔ اور اگر نہیں تو ہماری جان چھوٹ جائے گی۔

تو بہرحال اس زہر کا اثر جو تھا وہ بشری تقاضے کے تحت ایک انسان پر جو ہونا چاہئے وہ آپؐ پر تھوڑا سا ہوا۔ آپؐ کے گلے پر اثر رہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی مدد فرماتے ہوئے ایک تو پہلے آپؐ کو آگاہ کر دیا کہ یہ زہر ہے۔ پھر باقی جو اس کے خطرناک نتائج ہو سکتے تھے اس سے بھی محفوظ رکھا۔

پھر پانچواں واقعہ جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے ذکر کیا ہے۔ یہ بھی بڑا عظیم واقعہ ہے کہ بادشاہِ وقت کے مقابل پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی کس طرح مدد فرمائی۔ اس کا ذکر یوں ملتا ہے کہ یہودیوں نے ایک دفعہ کسریٰ کے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایت کی۔ سازشیں تو کرتے رہتے تھے کہ کسی طرح آپؐ کو نقصان پہنچائیں۔ اور کچھ نہیں تو یہ طریقہ آزمایا گیا کہ عرب میں ایک نبی پیدا ہوا ہے اور وہ طاقت پکڑ رہا ہے اور کسی وقت تمہارے خلاف بھی جنگ کرے گا۔ وہ بھی بہرحال کچھ ٹیڑھا سا انسان تھا۔ اس نے یمن کے گورنر کو حکم بھیجا کہ اس طرح مَیں نے سنا ہے کہ عرب میں ایک شخص ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، تم اسے فوراً پکڑ کر گرفتار کرو اور گرفتار کر کے میرے پاس بھجوا دو۔ چنانچہ گورنر نے دو آدمی بھیجے اور ساتھ یہ بھی کہا کہ تم کوئی سختی نہ کرنا۔ بادشاہ کو دھوکہ لگا ہے ورنہ عربوں میں کیا طاقت ہے کہ وہ کسریٰ کے مقابل پر کھڑے ہوں۔ اس کو کیا پتہ تھا کہ ایک وقت ان میں وہ طاقت آنے والی ہے۔ لہٰذا جب یہ لوگ مدینہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کس طرح آئے ہو؟ انہوں نے بادشاہ کا پیغام دیا کہ آپ کے خلاف یہ شکایتیں بادشاہ کو پہنچی ہیں جس کی وجہ سے اس نے کہا ہے کہ آپؐ کو گرفتار کر کے اس کے سامنے پیش کیا جائے۔ لیکن ساتھ انہوں نے یہ بھی بتا دیا کہ یمن کے گورنر نے ہمیں کہا تھا کہ سختی نہیں کرنی۔ بہرحال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے دو تین دن انتظار کرو پھر جواب دوں گا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے، انتظار کر لیتے ہیں لیکن یہ ہم بتا دیں کہ آپ کسی غلط فہمی میں نہ رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپؐ جواب نہ دیں اور پھر بادشاہ غصے میں آ کر حملہ آور ہو جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو عرب کی خیر نہیں وہ پھر اس ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا۔ بہت طاقتور بادشاہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کوئی بات نہیں دو دن انتظار کرو۔ پھر دوسرے دن آئے تو آپؐ نے ان کو پھر کہا کہ ٹھہرو۔ پھر وہ تیسرے دن آئے لیکن آپؐ یہی کہتے رہے کہ ابھی ٹھہرو۔ تو تیسرے دن انہوں نے کہا کہ اب تو ہماری معیاد ختم ہو گئی ہے۔ بادشاہ ہم سے بھی ناراض ہو جائے گا۔ آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ تو آپؐ نے فرمایا: پھر میرا جواب سنو کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خدا کو مار ڈالا ہے۔ جاؤ یہاں سے چلے جاؤ اور اپنے گورنر کو بھی اطلاع کر دو۔

خیر وہ یمن آئے اور انہوں نے گورنر سے کہا کہ انہوں نے تو ہمیں یہ جواب دیا ہے۔ گورنر بہرحال سمجھدار تھا۔ اس نے کہا کہ اگر اس نے ایران کے بادشاہ کو یہ جواب دیا ہے تو کوئی بات ہوگی اس لئے تم بھی انتظار کرو۔ چنانچہ وہ انتظار کرتے رہے اور دس بارہ دن گزرنے کے بعد جب جہاز وہاں آیا تو انہوں نے آدمی مقرر کیا ہوا تھا کہ دیکھو کوئی خبر آئے تو بتانا۔ تو انہوں نے بتایا کہ ایک جہاز تو آیا ہے، اس پر پہلے بادشاہ کا جھنڈا نہیں ہے اَور طرح کا جھنڈا ہے۔ تو گورنر نے کہا جلدی سے ان سفیروں کو لے کر آؤ جو بادشاہ نے بھجوائے ہیں، کوئی پیغام لائے ہوں گے۔ تو جب وہ سفیر گورنر کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا ہمیں بادشاہ نے ایک خط آپ کے نام دیا ہے۔ اس نے خط دیکھا اس پر مہر بھی دوسرے بادشاہ کی تھی۔ جب اس نے خط کھولا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ پہلے بادشاہ کی سختیوں کو دیکھ کر ہم نے سمجھا کہ ملک تباہ ہو رہا ہے اس لئے فلاں رات کو

ہم نے اس کو قتل کر دیا تھا اور اب ہم اس کی جگہ پر بیٹھ گئے ہیں۔ یہ وہی رات تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا کہ آج میرے خدا نے تمہارے خدا کو مار دیا ہے۔ اور اس نے یہ بھی لکھا کہ سب سے میری اطاعت کا عہد لو اور یہ بھی پیغام دیا کہ پہلے بادشاہ نے عرب کے ایک آدمی کو پکڑنے کے لئے جو حکم بھیجا تھا اس کو منسوخ کر دو۔

یہ چیز ایسی تھی جس کو دیکھ کر فوراً اس گورنر کے دل میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک تعلق پیدا ہوا اور اسلام کا دل میں ایک رعب پیدا ہوا اور کہا جاتا ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ تو اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ کس طرح مدد فرماتا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت تو فرمانی تھی اور ہمیشہ فرماتا رہا لیکن آپؐ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی مدد اور نصرت حاصل کرنے کی طرف متوجہ رہے اور ہر قدم پر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے کہ اے رب! میری مدد فرما اور میرے خلاف (دشمن کی) مدد نہ فرما اور مجھے کامیابی عطا فرما اور میرے مقابل پر دشمنوں کو کامیاب نہ کر۔ میرے لئے موافقانہ تدبیر کر اور میرے خلاف تدبیر نہ کر۔ اور میری راہنمائی فرما اور میرے لئے ہدایت مہیا فرما اور ہر وہ شخص جو میرے خلاف حد سے بڑھ جائے، اس پر مجھ کو کامیاب فرما۔ (جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب فی دعاء النبی ﷺ)

تو یہ دعا ہے جو آپؐ کرتے تھے اور یہ دعا بڑی جامع دعا ہے جو ہر ایک کو کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک سورۃ بھیج کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عُلُو اور مرتبہ ظاہر کیا ہے۔ اور وہ سورۃ ہے ﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ﴾ (سورۃ الفیل:2) یہ سورت اس حالت کی ہے کہ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مصائب اور دکھ اٹھا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس حالت میں آپؐ کو تسلی دیتا ہے کہ مَیں تیرا مؤید و ناصر ہوں۔

اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کِیا۔ یعنی ان کا مکر الٹا کر ان پر ہی مارا اور چھوٹے چھوٹے جانور ان کے مارنے کے لئے بھیج دیئے۔ ان جانوروں کے ہاتھوں میں کوئی بندوقیں نہ تھیں بلکہ مٹی تھی۔ سِجِّیْل بھیگی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں۔ اس سورہ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ قرار دیا ہے اور اصحاب الفیل کے واقعہ کو پیش کر کے آپ کی کامیابی اور تائید اور نصرت کی پیشگوئی کی ہے۔ یعنی آپ کی ساری کارروائی کو برباد کرنے کے لئے جو سامان کرتے ہیں اور تدابیر عمل میں لاتے ہیں ان کو تباہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ان کی ہی تدبیروں اور کوششوں کو الٹا کر دیتا ہے، کسی بڑے سامان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے ہاتھی والوں کو چڑیوں نے تباہ کر دیا ایسا ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی۔ جب کبھی اصحاب الفیل پیدا ہو تب ہی اللہ تعالیٰ ان کے تباہ کرنے کے لئے ان کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کے سامان کر دیتا ہے“۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 110۔ جدید ایڈیشن)

پس اب اللہ تعالیٰ نے اپنی اس تائید و نصرت کے لئے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند اور عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور اس کے ذریعہ سے اِنشاء اللہ تعالیٰ تائید و نصرت فرماتا رہے گا ہمارا بھی یہ کام ہے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے طلبگار ہوتے ہوئے اپنے ایمان کو مضبوط کرتے چلے جائیں اور جو وعدے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے ہیں اُن کو ہم کسی تکبّر یا عقل یا کسی اور وجہ سے ضائع کرنے والے نہ ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہماری زندگیوں میں نظر نہ آئیں بلکہ ہمارے دلوں میں کبھی اس کا شائبہ بھی پیدا نہ ہو۔ اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق ہیں اس حیثیت سے جو اللہ تعالیٰ نے نصرت کے وعدے فرمائے ہیں ان کو ہم اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے بھی دیکھیں اور ہماری زندگیوں کا وہ حصہ بھی بنیں۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ
از صفحہ نمبر 2

نماز مغرب وعشاء کی امامت کروائی۔ ان مصروفیات کے علاوہ دن کے دیگر اوقات میں حضور انور ڈاک بھی ملاحظہ فرماتے رہے۔

14/جون 2006ء بروز بدھ:

صبح 4 بج کر 15 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر کی امامت کروائی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

گیارہ بجے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس دوران 47 فیملیز کے 174 افراد نے فیملیز کے ساتھ جبکہ 8 افراد نے انفرادی طور پر حضور انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ ملاقات

12:50 پر جرمنی کے دو ممبران پارلیمنٹ Dr.Sasha rabi' اور Mr. Grager Aman نے حضور انور کے دفتر میں حضور انور سے ملاقات کی۔ ان کے ساتھ مکرم امیر صاحب جرمنی اور مکرم ظفر احمد اعوان صاحب سابق سیکرٹری امور خارجہ جرمنی بھی تھے۔ حضور انور نے انہیں بتایا کہ ہم تو ہر جگہ اسلام کی محبت اور امن کی تعلیم کا پرچار کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہنے لگے کہ یہ تو بہت اچھی تعلیم ہے۔ فرمایا اسی لیے تو ہم ساری دنیا کو یہ پیغام پہنچانے کے لیے کوشاں ہیں۔ حضور نے انہیں فرمایا کہ موجودہ حالات دنیا کو تیسری عالمی جنگ کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ اس لیے آپ جیسے ممالک کے لوگوں کو بڑی ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا ہوگا تا کہ جنگ سے بچا جا سکے۔ حضور انور اور مہمانان کے درمیان باہمی دلچسپی کے مختلف امور پر بھی بات ہوئی۔ یہ ملاقات 40 منٹ تک جاری رہی۔

اس کے بعد بقیہ ملاقاتیں ہوئیں۔ 14:10 پر حضور انور نے بیت السبوح میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ پھر حضور رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

17:30 بجے بیت السبوح کے ایک ہال میں مجلس انصار اللہ جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ سب سے پہلے حضور انور نے دعا کروائی۔ پھر باری باری سب سے ان کا ذاتی اور شعبہ وار تعارف پوچھا۔ اس تعارف کے دوران حضور انور بعض شعبہ جات کا نسبتاً تفصیلی جائزہ لے کر انہیں ان کے مناسب حال ہدایات سے نوازتے رہے۔ حضور نے نائب صدر صف دوم سے پوچھا کہ آپ کے کتنے انصار ہیں اور کیا ان کی ورزش کا بھی کوئی پروگرام ہوتا ہے؟ حضور انور کو بتایا گیا کہ انصار کے پاس سائیکلیں ہیں یہ سب سائیکل چلاتے ہیں اس کے علاوہ سیر اور بعض دیگر ورزشیں بھی کرتے ہیں۔

پھر حضور نے تجنید، تحریک جدید اور صحت جسمانی کے شعبوں کا جائزہ لیا اور فرمایا کہ انصار کے مناسب حال کھیلیں ہونی چاہئیں۔ مثلاً رسہ کشی، سیر، کلائی پکڑنا وغیرہ۔

شعبہ تعلیم کے جائزہ کے دوران حضور انور نے قائد صاحب تعلیم سے فرمایا کہ آپ کون کون سی کتابیں پڑھا رہے ہیں اور کیا ان کا امتحان بھی لیتے ہیں؟ انہوں نے امتحان میں شامل ہونے والوں کی تعداد بتائی تو حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو تجنید کا 1/3 بنتا ہے جو بہت کم ہے۔ فرمایا کہ ایک سال میں کم از کم ایک کتاب تو ضرور ختم ہونی چاہیے۔ فرمایا حضرت مسیح موعودؑ کی چھوٹی کتابیں شروع کر لیں اور ایک ایک کر کے پڑھا دیں۔

مکرم قائد صاحب ایثار سے فرمایا کہ ایثار کا مطلب ہی خدمت خلق ہے۔ آپ لوگوں کو بوڑھوں کے ہوسٹلوں میں جانا چاہیے۔ اپنی عمر کے لوگوں سے تعلقات بڑھائیں۔

حضور انور نے آڈیٹر صاحب سے فرمایا کہ آپ کیسے آڈٹ کرتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ پہلی سہ ماہی کا تو ہو چکا ہے مزید بیرون ملک سفر کی وجہ سے نہیں ہو سکا۔ فرمایا کہ ہر ماہ ہونا چاہیے۔ مکرم قائد صاحب مال سے شعبہ مال کے کل بجٹ، اب تک کی وصولی، فی کس چندوں کی شرح کی بابت دریافت فرمایا۔ چندہ اجتماع کے متعلق فرمایا کہ اس کے لیے آمدنی کی پرسنٹیج پر چندہ نہیں ہے بلکہ اس کے لیے فی کس رقم مقرر کرنی چاہیے۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ پہلے 40 مارک لیے جاتے تھے اب یورو کا جب سے نظام چلا ہے اس وقت سے 14 یورو فی کس وصول کیا جاتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ 14 یورو تو 40 مارک کے مقابل پر کم بنتے ہیں۔ یہ تو کم از کم 25 یورو کے برابر بنتے ہیں۔ اتنا تو کم از کم چندہ رکھنا چاہیے تھا۔ آپ تو ترقی معکوس کر رہے ہیں جو آپ کو نہیں کرنی چاہیے۔

حضور انور نے شعبہ تربیت اور تعلیم القرآن کے جائزہ کے دوران دریافت فرمایا کہ پہلے مساجد اور نماز سنٹرز کی تعداد معلوم کریں۔ پھر یہ دیکھیں کہ کتنی مجالس میں نماز باجماعت کا انتظام ہے۔ اور ہر جگہ کم از کم دو نمازیں تو باجماعت ہونی چاہئیں۔ حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ مارچ میں ہم نے ہفتہ تربیت منایا تھا اور اپریل کی رپورٹس سے پتہ چلا ہے کہ نمازیں ادا کرنے والوں اور تلاوت کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ فرمایا کہ اب پھر رپورٹ منگوائیں اور دیکھیں کہ کیا یہ تبدیلی صرف ہفتہ تربیت کے دوران تھی یا بعد میں بھی جاری ہے۔ انصار کو بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ صف دوم کے انصار کی بڑی تعداد کے بچے چھوٹے ہیں۔ بچوں کی اچھی تربیت کریں تا کہ وہ اچھے کردار والے بن سکیں۔ مکرم امیر صاحب کی درخواست پر ایک بار پھر حضور انور نے اگلی نسل کو نظام جماعت سے منسلک کرنے کے لیے انصار کو نصیحت فرمائی کہ بچوں کی تربیت پر خاص توجہ دیں۔

تعلیم القرآن کے جائزہ کے دوران حضور انور کو بتایا گیا کہ اساتذہ تیار کرنے کی کلاس ہوئی تھی اور بارہ اساتذہ تیار ہوئے ہیں۔ فرمایا کیا وہ سب پڑھا رہے ہیں؟ اگر نہیں تو اب ان سے کام لیں۔ کوئی نتیجہ سامنے آنا چاہیے۔ نومبایعین کے شعبہ کو ہدایات دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا انہیں ذیلی تنظیموں سے منسلک کرنے کے ساتھ ساتھ main stream میں بھی شامل کریں اور جماعت کے نظام میں absorb کریں۔

حضور انور نے شعبہ تبلیغ کو بھی اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ فرمایا شہروں میں بھی تبلیغ جاری رکھیں لیکن شہروں کی بجائے دیہاتوں کا رخ کریں۔ دیہات کہیں کے بھی ہوں وہاں کا ماحول سادہ ہوتا ہے۔ جن سے ایک دفعہ رابطہ ہو ان رابطوں کو ہفتے دو ہفتے بعد دہرایا کریں۔ مسلسل اور جاری رابطہ ہونا چاہیے۔ فرمایا: دیہات کا ماحول چھوٹا ہوتا ہے۔ آپ کسی کو ملنے جائیں تو اَور لوگوں کو بھی attraction پیدا ہو گی۔ اس سے مزید رابطے پیدا ہوں گے۔ فرمایا اس کے علاوہ یہاں مختلف قومیتیں ہیں عربوں، ترکوں اور دیگر قوموں میں سے ان لوگوں کی تلاش کریں جن کو مذہب سے دلچسپی ہے۔ پہلے لوگوں کو خدا کا تصور دینا ہوگا۔ پھر مزید تبلیغ ہو سکے گی۔ حضور نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو بھی تعلیم دیتے رہیں تا کہ اسلام کے لیے ان کے ذہن کھل جائیں اور ان معاشروں سے ان کے ذہنوں میں اسلام کے متعلق جو غلط نظریات پیدا ہو سکتے ہیں انہیں ان کے ذھنوں سے دور کریں۔ پھر ہر جگہ کے لیے ان کے مناسب حال انہی کی زبانوں میں لٹریچر تیار کریں۔ مختلف

قومیتوں کے مزاج مختلف ہیں عربوں میں بھی سارے ایک جیسے نہیں۔مختلف مما لک کے لوگ مختلف مزاج رکھنے والے ہیں ۔ ان سب سے علیحدہ علیحدہ approach ہونی چاہیے۔فرمایا سب کوایک دفعہ تو ہمیں تعارف کروادینا چاہیے تا کہ اتمام حجت تو ہو۔

حضور انور نے **قائد صاحب وصایا** سے مجلس عاملہ کے ممبران کی وصایا کی بابت دریافت فرمایا۔حضور انور کو بتایا گیا کہ سوائے ایک کے باقی میں سے سات تو پہلے موصی تھے مزید آٹھ اب شامل ہوئے ہیں ۔ایک باقی ہیں ان کا فارم بھی جلد مل جائے گا۔حضور نے فرمایا سب سے پہلے عہدیداروں کو، ناظمین زعماء سب کو تحریک کریں۔

حضور نے **شعبہ عمومی** کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ جو رپورٹ نہیں بھیجتے انہیں پوچھا کریں۔پھر یہ بھی دیکھا کریں کہ یہ نہ ہو رپورٹ میں figures کو تدریجی بڑھایا جا رہا ہو اور نئے سال کی پہلی رپورٹ سے پھر ان figures کو پیچھے لا کر پہلے کی طرح انہیں زیادہ کیا جارہا ہو ۔ نئے سال میں داخل ہو کر پچھلے سال کے figures بڑھنے چاہئیں۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ کو فرمایا کہ جو قائدین باوجود توجہ دلانے کے پھر بھی رپورٹ نہ بھجوائیں اس کا مطلب ہے کہ وہ کام نہیں کرنا چاہتے۔فرمایا جن کی مسلسل تین ماہ کی رپورٹ نہ آئی ہو انہیں فارغ کرکے ان کی جگہ نئے آدمی nominate کریں۔(اس موقعہ پر مکرم امیر صاحب جرمنی نے عرض کی کہ کیا انہیں پہلے وارننگ نہیں دینی چاہیے؟ فرمایا انہیں پہلے سے خبردار کرنا چاہیے کہ اپنی سستی دور کریں ورنہ پھر آپ اس خدمت سے محروم کردیئے جائیں گے۔)

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہمارا ایک چیریٹی واک کا پروگرام بھی ہے۔فرمایا:

ارادے باندھتا ہوں سوچتا ہوں توڑ دیتا ہوں
کہیں ایسا نہ ہو جائے ، کہیں ایسا نہ ہو جائے

فرمایا: پہلے بھی کئی پروگرام بن چکے ہیں اب عملی جامہ پہنائیں۔

فرمایا چیریٹی واکس بہت مفید ہیں۔ان واکس سے اسلام کے متعلق لوگوں کا ذہن صاف ہوگا۔فرمایا کہ جہاں مخالفت ہو چیریٹی واک کریں۔برلن میں مسجد بنی ہے وہاں چیریٹی واک کریں۔اس کے ذریعہ جمع ہونے والے فنڈ کا زیادہ حصہ وہاں کی لوکل کونسل کو دیں۔فرمایا چیریٹی واک منظّم ہوتی ہے۔ پولیس اور انتظامیہ سب کو اس کا پتہ ہوتا ہے۔مقامی لوگ بھی بڑی کثرت سے اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔فرمایا: یوکے میں ہم نے آزما کر دیکھا ہے کہ گو ان لوگوں کے مزاج نرم ہیں لیکن پھر بھی سمجھانا پڑتا ہے۔ورنہ یہ لوگ تھوڑی تھوڑی بات سے گھبرا جاتے ہیں۔ہارن بج جائے، اذان کی آواز آجائے تو ان کے حوصلے کم ہونے لگ جاتے ہیں۔فرمایا وہاں (یوکے میں) جو فارم ہم نے خریدا ہے۔وہاں اگلے فارم والے کو راستہ چاہیے تھا۔میں نے انتظامیہ کو کہا کہ آپ ان کے لیے پچاس فٹ جگہ چھوڑ دیں۔کونسل کو جب پتہ لگے گا کہ یہ لوگ تو تعاون کرنے والے ہیں تو وہ ہمارے متعلق اچھا سوچیں گے۔اب وہاں انشاء اللہ جلسہ بھی ہوگا۔اس لیے وہاں کے لوگوں کے ذہن بدلنے کے لیے مجلس انصاراللہ یوکے نے ایک چیریٹی واک کا انتظام کیا۔اس میں میئر، نائب میئر بھی شامل ہوئے۔ایک ہزار انصار شامل ہوئے۔فرمایا لوگوں کے concept بدلنے کی ضرورت ہے۔لوگوں کو بتائیں کہ ہم چیریٹی واک خدمت خلق کے جذبے سے کرتے ہیں۔یہی کافی ہے۔اس سے ہمدردی ملے گی ۔اس سے لوگوں کے اسلام کے متعلق غلط نظریات ڈھل جائیں گے۔

حضور انور نے مکرم امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرماتے ہوئے نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کی حوصلہ افزائی فرمائی اوران کے کام پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران کی حضور انور کے ساتھ چار قطاروں میں گروپ فوٹو ہوئی ۔ پھر ایک فوٹو میں مجلس انصاراللہ کے دفتری کارکنان کو بھی شامل کرکے تصویر بنائی گئی۔اس کے بعد ممبران مجلس عاملہ کی درخواست پر حضور انور نے سب کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔یہ میٹنگ ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

18:30 بجے دوبارہ ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔اس دوران 19 فیملیز کے 95 افراد نے حضور انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

19:45 پر حضور انور mta سٹوڈیوز میں تشریف لے گئے جہاں پہلے بارہ سال اوراس سے زائد عمر کی وقف نو بچیوں کی کلاس ہوئی۔کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ طوبیٰ اکرم نے کی۔تلاوت کا اردو ترجمہ عزیزہ ثوبیہ ناصرہ خان نے پیش کیا۔پھر ایک بچی عزیزہ لبیبہ طاہرہ نے حدیث پڑھ کر سنائی۔اس کے بعد عزیزہ طاہرہ منیر نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ''بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے'' خوش الحانی سے سنائی ۔ پھر ''گفتگو کے آداب'' کے موضوع پر ایک تقریر عزیزہ غزالہ ناصر نے پیش کی۔تقریر کے بعد عزیزہ ادیبہ محمود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سے بعض حصے پیش کیے۔آخر پر عزیزہ سلمیٰ محمود، کاشفہ احمد اور طاہرہ نے مل کر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کا نعتیہ کلام ''علیک الصلوة علیک السلام'' پڑھ کر سنائی۔حضور انور نے سب بچیوں کو سکارف عنایت فرمائے۔آج موسم کافی گرم ہے اور اندر بند ماحول اورسٹوڈیو لائٹس کی وجہ سے خاصی گرمی ہوگئی ۔حضور نے ایم ٹی اے کے عملہ کو ہدایت فرمائی کہ یہاں ٹھنڈی لائیٹیں لگوائیں ۔یہ تو بہت گرم ہیں۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

اس کلاس کے فوراً بعد اسی عمر کے وقف نو لڑکوں کی کلاس منعقد ہوئی۔اس کلاس میں حسب ذیل پروگرام پیش کیے گئے۔تلاوت مع اردو ترجمہ، حدیث، نظم، تقریر (سیرت النبی ﷺ)، آدابِ علم، پیارے مہدی کی پیاری باتیں، تقریر (پابندیٔ وقت)۔آخر پر قصیدہ یاعین فیض اللہ والعرفان اوراس کا ترجمہ پیش کیا گیا۔یہ تمام پروگرام بالترتیب مندرجہ ذیل اطفال نے پیش کیے۔عزیزم نوروز احمد، انعام اللہ، مرتضیٰ احمد منان، سلمان احمد، عمر رشید ملک، باسل بھٹی، مزمل احمد، حماد احمد، سلمان احمد قمر۔حضور انور نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ تقریر وغیرہ کے لیے جہاں سے مواد لیا جائے امانت داری کا تقاضا ہے کہ اس کا حوالہ بھی دیا جائے۔کلاس کے اختتام پر حضور انور نے بچوں کو ٹوپیاں عنایت فرمائیں۔

ان کلاسز کے اختتام پر 21:05 بجے حضور انور دارالضیافت کے کچن اور ڈائننگ ہال میں سے گزر کر بیت السبوح کمپلیکس کی پہلی منزل پر تشریف لے گئے جہاں ایک معذور کو شرف ملاقات بخشا۔ 21:45 پر حضور انور نے بیت السبوح مسجد میں نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ پھر اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔دن کے مختلف اوقات میں علاوہ دیگر مصروفیات کے ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی۔

15/جون 2006ء بروز جمعرات:

صبح 4 بج کر 15 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر کی امامت کروائی۔آج دن کا زیادہ تر حصہ حضور انور دفتری مصروفیات میں مشغول رہے۔ 18:00 بجے مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے حضور انور سے دفتری ملاقات کی۔

فیملی ملاقاتیں

پھر فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو 21:00 بجے تک جاری رہا۔اس دوران 76 فیملیز کے 338 افراد نے فیملیز کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ 21:45 پر حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں سے فارغ ہو کر حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

16/جون 2006ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح 4 بج کر 15 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر کی امامت کروائی۔پھر حضور دفتری مصروفیات میں مشغول رہے۔ 14:00 بجے حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جمعہ کے عصر کی نمازیں باجماعت پڑھائیں۔

خطبہ جمعہ

حضور انور کا خطبہ جمعہ جرمنی سے MTA کے ذریعہ Live نشر کیا گیا۔حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں جماعت جرمنی کو سو مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف نہایت مؤثر رنگ میں توجہ دلائی۔

فرمایا: جماعت جرمنی کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب سو مساجد تعمیر کرنے کا یہ ٹارگٹ دیا تھا تو اس وقت جماعت جرمنی کے افراد کی تعداد اور ان کی استطاعت کا اندازہ لگا کر یہ ٹارگٹ دیا تھا۔لیکن جب اس کی طرف اس طرح پیش رفت نہ ہوئی جس کی حضور کو توقع تھی تو پھر آپ نے 1997ء کے جلسے میں دوبارہ اس طرف توجہ دلائی۔حضور نے فرمایا کہ 2003ء میں جب میں پہلی دفعہ یہاں جلسہ پر آیا تو امیر صاحب نے چند مساجد کا افتتاح مجھ سے کروایا۔اس وقت میں نے امیر صاحب کو کہا تھا کہ آئندہ میں جب آؤں تو کم از کم پانچ مساجد تیار ہوں یا جتنی جلدی آپ پانچ مساجد تیار کرلیں گے اس وقت میں اپنا جرمنی کا دورہ رکھ لوں گا۔

حضور نے فرمایا کہ بعض لوگوں میں یہ سوچ پیدا ہو رہی ہے کہ یہ ٹارگٹ بہت بڑا ہے اس کو ہم پورا نہیں کرسکتے۔فرمایا یہ بالکل غلط سوچ ہے ۔مومن کی یہ شان نہیں ہے۔ اگر ٹارگٹ سامنے نہیں رکھیں گے تو پھر آپ لوگ بالکل ڈھیلے پڑ جائیں گے۔

حضور نے مساجد کی تعمیر کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ ارشاد ہمیشہ ہمیں پیش نظر رکھنا چاہیے کہ جہاں تم جماعت کی ترقی چاہتے ہو وہاں مسجد تعمیر کردو۔فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ فرمانا صرف جوش دلانے کے لیے نہیں تھا بلکہ ایک درد تھا، ایک تڑپ تھی، ایک خواہش تھی کہ دنیا میں اسلام کا بول بالا کرنے کے لیے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم پھیلانے کے لیے مساجد کی تعمیر کی جائے۔اور ہر جگہ مسجدیں تعمیر کرنے کا آپ نے اظہار فرمایا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی جو مسجد بنتی ہے وہ نہ تو دنیوی دکھاوے کے لیے بنتی ہے اور نہ دنیوی دکھاوے کے لیے بنی چاہیے۔فرمایا وہ تو قربانیاں کرنے والوں کی طرف سے بنائی جانے والی مساجد ہونی چاہئیں۔

حضور انور نے مساجد کو آباد کرنے اور نماز باجماعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کہنا کہ فلاں شہر میں مسجد اتنی دور ہے، اس لیے وہاں آبادی مشکل ہے۔فرمایا یہ سب نفس کے بہانے ہیں۔اگر ارادہ اور نیت نیک ہو تو آج ہر ایک کو مغربی مما لک میں سواری میسر ہے جس پر آسانی سے مسجد جاسکتے ہیں۔

حضور انور نے اس اعتراض کی نفی فرماتے ہوئے کہ مسجد ویرانے میں بن گئی ہے جہاں رہائشی علاقہ نہیں، فرمایا کہ آپ لوگ نیک نیتی سے مسجدیں بناتے چلے جائیں۔آبادیاں خود بخود وہاں پہنچ جائیں گی ۔ اس سلسلہ میں حضور نے مسجد فضل لندن کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کی تعمیر کے وقت بھی ایسی ہی کیفیت تھی۔اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا تھا جو جگہ مل گئی ہے یہیں مسجد بنائیں۔فرمایا آج دیکھ لیں یہ علاقہ کس قدر آباد ہے۔رہائش کے لحاظ سے بھی مہنگے علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔اسی مضمون کے تسلسل میں حضور انور نے سڈنی کی مسجد کی مثال بھی دی کہ جب اس کی تعمیر ہوئی تو وہاں جنگل تھا لیکن اب آبادیاں قریب آرہی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ یورپ میں اگر ہم 2,500 مسجدیں بنالیں تو تبلیغ کے بڑے وسیع راستے کھل جائیں گے۔فرمایا ابھی تو ہمارے پاس پورے یورپ میں چند مساجد ہیں جن کو انگلیوں پر گنا جاسکتا ہے۔اس لیے ابھی بہت لمبا سفر باقی ہے۔لیکن اگر آپ پختہ ارادہ کرلیں تو یقیناً یہ کوئی ایسا مشکل ٹارگٹ نہیں ہے کہ جسے آپ حاصل نہ کرسکیں۔

حضور نے فرمایا کہ میری یہ شدید خواہش ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اس خواہش کی جلد از جلد تکمیل ہو جائے کہ برلن میں مسجد بن جائے۔فرمایا خلافت ثانیہ سے برلن میں مسجد کے لیے کوشش ہورہی ہے۔اس وقت ہندوستان کی لجنہ نے اس کے لیے رقم جمع کی تھی لیکن بعض وجوہات کی بناء پر وہاں مسجد تعمیر نہ ہوسکی۔پھر وہی رقم مسجد فضل لندن پر خرچ ہوگئی۔حضور نے فرمایا کہ کوشش جاری رکھیں۔امید ہے کہ یہ جلد تعمیر ہو جائے گی۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

انشاءاللہ۔

حضور نے فرمایا کہ جرمنی انشاء اللہ پہلا ملک ہوگا جہاں کے سوشہروں یا قصبوں میں ہماری مساجد کے روشن مینار نظر آئیں گے اور جس کے ذریعہ سے اللہ کا نام اس علاقے کی فضاؤں میں گونجے گا۔

حضور نے فرمایا کہ میرے امیر صاحب کو یہ کہنے پر کہ کم ازکم پانچ مسجدیں بنائیں لوگوں نے یہ غلط تأثر لیا ہے کہ شاید میں امیر صاحب سے یا جماعت جرمنی سے ناراض ہوں۔فرمایا یہ تأثر بالکل غلط ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ذیلی تنظیموں کے سپرد یہ کام کرنے پر کہ آپ لوگوں نے مساجد کی تعمیر کے لیے اپنی تنظیموں کو توجہ دلانی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مثبت نتائج پیدا ہورہے ہیں۔فرمایا کہ خدام الاحمدیہ نے ہرسال ایک ملین یورو دینے کا وعدہ کیا تھا اور اللہ کے فضل سے انہوں نے اپنے وعدے سے بڑھ کر ادائیگی کی ہے۔حضور نے مجلس انصاراللہ اور لجنہ اماءاللہ کے متعلق فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ جو بھی انہوں نے وعدہ کیا تھا، وہ بھی اسے پورا کر چکے ہوں گے یا اس کے قریب ہوں گے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مہر آپا نے اپنی ساری جائیداد جماعت کے نام کر دی تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کی ان کی جائیداد کی آمد سے ہرسال کچھ نہ کچھ مساجد کے لیے ادائیگی ہوتی رہے گی۔فرمایا کوئی معین وعدہ کیا تھا جو اس وقت میرے ذہن میں نہیں۔لیکن جب تک آپ مسجدیں بنا نہیں لیتے اس وقت تک ہرسال دس ہزار یورو کا وعدہ ان کی طرف سے بھی آتا رہے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اب میں نے مسجد کی تعمیر کے لیے ایک نئی کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔انشاءاللہ تعمیر کے سلسلہ میں امید ہے کہ بہتری ہوگی۔فرمایا کہ وہ جماعتیں جہاں ابھی تک مسجد تعمیر نہیں ہوئی اور وہ مسجد کی تعمیر کے برابر رقم ادا کر چکے ہیں وہ جگہ تلاش کریں۔جب بھی جگہ ملے گی ان کو رقم انشاءاللہ مہیا ہو جائے گی۔فرمایا: اگر جماعت جرمنی نے دوسرے پراجیکٹ شروع کر دیئے ہیں تو فکر نہ کریں۔ انشاءاللہ رقم کی وجہ سے کام نہیں رکے گا۔

حضور انور نے قرآن کریم کی آیات کے حوالے سے تبلیغ کرنے کی بھی ترغیب دلائی اور فرمایا کہ یہ سب الزامات جو آج اسلام پر لگائے جاتے ہیں ان کو دھونے کے لیے عملی نمونے کے ساتھ اسلام کے پیغام کو پہنچانا بہت ضروری ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ تعلیم سے اقتباسات پیش فرما کر صبر اور برداشت کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ فرمایا جب آپ اس نیت سے اپنوں اور غیروں کی سختیاں برداشت کریں گے کہ میری بے صبری کہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں روک نہ بن جائے تو اللہ تعالیٰ ہرطرف سے اپنے فضلوں کی بارش برسائے گا۔

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

ممبران دارالقضاء جرمنی کے ساتھ میٹنگ

18:00 بجے دارالقضاء جرمنی کے ممبران کے ساتھ بیت السبوح کے ایک ہال میں میٹنگ ہوئی۔حضور نے دعا کروائی اور پھر ممبران سے ان کا تعارف اور کام کا جائزہ لینا شروع فرمایا۔

حضور انور نے ایک اصولی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ عائلی معاملات میں جب ایک فریق حاضر نہ ہو تو اکیلی لڑکی سے سوال و جواب نہ کیا کریں۔انہیں کہیں کہ اپنے ساتھ کسی محرم کو لے کر آئیں یا کسی عورت کو اپنے ساتھ لے کر آئیں۔حضور نے لوگوں کی سہولت اور کام میں بہتری کی غرض سے جماعت جرمنی کے لیے چار مزید قاضیوں کی بھی منظوری عطا فرمائی۔

حضور نے مختلف کیسوں کی تعداد معلوم کرنے کے بعد فرمایا کہ خلع کی کیا وجوہات ہیں؟ کتنی عورتیں ایسی ہیں جن کی نئی شادی ہوئی اور پھر انہیں کسی وجہ سے خلع کی درخواست دینی پڑی، کتنے کیسز ایسے ہیں کہ باہر سے شادی کر کے آئیں اور کچھ عرصہ بعد خلع کی درخواست دے دی۔فرمایا اس سلسلہ میں مجھے ایک تفصیلی رپورٹ بنا کر بھجیں۔پھر میں پتہ کروالوں گا کہ لڑکوں کی کیا پوزیشن ہے؟

حضور انور کی خدمت میں بتایا گیا کہ ہم حضور انور کی ہدایت کی روشنی میں قاضی صاحبان کا ایک ریفریشر کورس بھی کروا رہے ہیں۔فرمایا جلسہ کے موقعہ پر جو مرکزی قضاء بورڈ کے قاضی آتے ہیں ان کے ساتھ بھی میٹنگز رکھا کریں۔

یہ میٹنگ پچیس منٹ تک جاری رہی۔اس کے بعد تمام ممبران کو حضور انور نے مصافحہ کا شرف بخشا اور ان کی درخواست پر ان کے ساتھ گروپ فوٹو بھی بنوائی۔

صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ جرمنی سے ملاقات

18:30 بجے مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ جرمنی نے حضور انور سے دفتری ملاقات کی۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پھر فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو 21:00 بجے تک جاری رہا۔اس دوران 67 فیملیز کے 294 افراد نے اور 11 افراد نے انفرادی طور پر حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

اعلانات نکاح

21:45 پر حضور انور مسجد بیت السبوح میں تشریف لائے تو حضور انور کی موجودگی میں مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے دو نکاحوں کا اعلان کیا۔ان میں سے ایک مکرمہ وجیہہ کریم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمود کریم صاحب کا مکرم عاصم شکور صاحب ابن مکرم عبدالشکور بھٹی صاحب کے ساتھ ہوا جبکہ دوسرا نکاح مکرمہ شمائلہ بھٹی صاحبہ بنت مکرم عبدالشکور بھٹی صاحب کا مکرم عرفان ظفر صاحب ابن مکرم مظفر احمد ظفر صاحب کے ساتھ ہوا۔نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔اس کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں باجماعت پڑھائیں۔علاوہ ازیں حضور انور نے ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی۔

17رجون 2006ء بروز ہفتہ:

صبح 4 بج کر 15 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز فجر کی امامت کروائی۔

ہالینڈ کے لئے روانگی

آج یہاں سے ہالینڈ کے لیے روانگی تھی۔10:15 بجے حضور انور لوگوں میں تشریف لائے۔اس موقعہ پر نیشنل مجلس عاملہ، ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ، مبلغین اور جماعتی عہدیداران کے علاوہ آٹھ سو سے زائد مرد و خواتین اور بچوں نے اپنے پیارے امام کو الوداع کیا۔ہرطرف سے عقیدت مندوں نے ہاتھ ہلا کر سلام پیش کیا۔حضور انور نے بھی انہیں ہاتھ بلند فرما کر ان کے سلام کا جواب دیا۔

پھر حضور انور نے دعا کروائی اور اس کے بعد اپنے قافلہ سمیت ہالینڈ کے لیے روانہ ہوئے۔قافلے کے آگے مکرم امیر صاحب جرمنی کی گاڑی تھی جبکہ قافلہ کے پیچھے مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ خدام کے ساتھ ایک کار میں سوار تھے۔جماعت جرمنی کی الوداعی ٹیم جو ہالینڈ بارڈر تک ساتھ آئی اس میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب نائب امیر، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج، مکرم میجر زبیر خلیل صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم زاہد محمود صاحب نائب جنرل سیکرٹری، مکرم مظفر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ، مکرم حافظ مظفر عمران صاحب نائب صدر اور شعبہ عمومی کے خدام شامل تھے۔موٹروے پر قافلہ جرمنی کے شہر Koln سے 20 کلومیٹر دور ایک مقام StinderhofRastplatz پر چند منٹ رکنے کے بعد آگے کے لیے روانہ ہوگیا۔12:40 پر ہالینڈ بارڈر سے پہلے ایک میٹنگ پوائنٹ پر مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ نے جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔مکرم امیر صاحب کے ساتھ استقبال کے لیے آنے والے وفد کے ممبران میں مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب نائب امیر و صدر انصاراللہ، مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم داؤد اکمل صاحب صدر خدام الاحمدیہ، مکرم زبیر اکمل صاحب جنرل سیکرٹری وغیرہ شامل تھے۔حضور انور نے اس موقعہ پر الوداع و استقبال کے دونوں وفود کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔

نن سپیٹ (ہالینڈ) میں والہانہ استقبال

14:00 بجے حضور انور مع قافلہ نن سپیٹ (Nunspeet) ہالینڈ کے مشن ہاؤس بیت النور پہنچے جہاں 300 کے قریب احباب و خواتین نے حضور انور کا گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا۔مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو خوش آمدید کہا۔اس موقعہ پر لوگوں نے نعرے لگاتے اور ترانے گاتے ہوئے حضور انور کا خیر مقدم کیا۔

آج جماعت احمدیہ ہالینڈ کے 26ویں جلسہ سالانہ کا دوسرا دن ہے۔مشن ہاؤس کے باہر لوائے احمدیت اور ہالینڈ کا قومی پرچم لہرا رہا ہے۔لنگر خانہ بھی چل رہا ہے، استقبال و رجسٹریشن اور دیگر شعبہ جات اپنی اپنی ڈیوٹیوں میں مصروف دکھائی دے رہے ہیں۔مشن ہاؤس کے پاس ہی ریلوے پھاٹک پار کر کے ایک دو منٹ پیدل چل کر جلسہ گاہ تک پہنچا جاسکتا ہے۔جلسہ کے لیے ایک ہال کرائے پر لیا گیا ہے جس کے درمیان میں پردہ کر کے آدھا حصہ مردوں کے لئے اور آدھا خواتین کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔14:30 پر حضور انور نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

18:30 پر فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔حضور انور نے 15 فیملیز کے 59 افراد کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔جن میں پاکستان اور سرینام سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہیں۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماءاللہ ہالینڈ کے ساتھ میٹنگ

19:30 بجے نیشنل عاملہ لجنہ اماءاللہ ہالینڈ کی مسجد ''بیت النور'' میں حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے باری باری تمام ممبرات مجلس عاملہ سے ان کے شعبہ جات کا تعارف حاصل کیا اور ان کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں ساتھ ساتھ اپنی قیمتی ہدایات سے نوازا۔کاروائی کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

حضور نے **سیکرٹری صاحبہ ناصرات** سے فرمایا کہ اپنی تین چار اسسٹنٹ بھی بنائیں۔ناصرات کا ان کی استطاعت کے مطابق چندہ بڑھائیں۔حضور نے انہیں فرمایا کہ بچیوں کے دلوں میں بچپن سے یہ بات ڈال دیں کہ حیا ایک بنیادی چیز ہے۔جب یہ پندرہ سال کی ہو جائیں تو کوٹ یا چادر میں سے ایسا لباس استعمال کریں جس سے جسم ڈھکا ہوا ہو۔فرمایا والدین کی بھی ذمہ داری ہے کہ اپنی بچیوں کی تربیت کی طرف توجہ کریں۔

حضور نے **شعبہ تبلیغ** کو رابطے بڑھانے اور تبلیغ کا کام تیز کرنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ مختلف قومیتوں کے لوگوں اور اسائلم سیکرز سے رابطے کریں اور انہیں پیغام حق پہنچائیں۔حضور نے **سیکرٹری صاحبہ وقف جدید وتحریک جدید** سے ان کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا کہ لجنہ کا وعدہ جماعت کے وعدے کا 1/3 حصہ ہونا چاہیے۔حضور انور نے شعبہ نومبایعات کو بھی مستعد ہونے کی ہدایت فرماتے ہوئے فرمایا کہ شعبے کی ایک اسسٹنٹ رکھیں اور فون، فیکس اور ای میل کے ذریعہ ہر ہفتہ نومبایعات سے رابطہ رکھا کریں۔

چندے کی شرح کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسے شوریٰ میں رکھیں اور حسب حالات ایک شرح معین کرلیں۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ہالینڈ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی ''بیت النور'' میں حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔حضور نے دعا کروائی اور پھر مہتممین سے ان کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حسب حالات انہیں ہدایات سے نوازا۔

حضور نے فرمایا کہ مجالس سے رپورٹس لیا کریں اور اس پر معتمد یا مہتممین کے تبصرے انہیں بھجوایا کریں اور جب قائدین کی میٹنگ ہو تو ان مجالس کی مثال دیا کریں جن کی کارکردگی اچھی ہے۔**شعبہ نو مبایعین** کو ہدایت فرمائی کہ نومبایعین کے ساتھ روزانہ نہیں تو ہر ہفتے رابطہ ہونا چاہیے۔ حضور نے تحریک جدید کے چندے بڑھانے کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ خدام کو جماعت کے چندے کا 1/3 حصہ دینا چاہیے۔اس کے لیے کوشش کریں۔

مکرم **محاسب صاحب** سے حضور انور نے ان کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا کہ ایک محاسبہ کمیٹی بنائیں جس کے ممبران میں محاسب، مہتمم مال، معتمد اور کوئی ایک مہتمم شامل کرلیا جائے اور دیکھتے رہیں کہ کسی مدّ کے بجٹ سے اس کا خرچ زائد نہ ہو۔اور اگر ضرورت کے مطابق خرچ بڑھے تو صدر صاحب کو بتا کر متفرق، ریزرو یا کسی دوسری مدّ سے ٹرانسفر کروالیں۔جو اخراجات صدر صاحب کے ذریعہ کئے گئے ہوں ان پر مہتمم مال کے دستخط کے بعد محاسب کے دستخط بھی ہونے چاہئیں۔

مکرم محاسب صاحب جو مراکش سے تعلق رکھتے ہیں حضور انور نے انہیں تبلیغ کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا:

آپ عربوں اور مختلف قومیتوں میں نفوذ کریں اور تبلیغ کے لئے Crash Programme بنائیں۔ان میں جائیں ،ان کے ساتھ سوال و جواب رکھیں،انہیں لٹریچر دیں۔ آپ تو ان کی نفسیات بھی سمجھتے ہوں گے ان کے حالات کے مطابق انہیں پیغام حق پہنچائیں۔

حضور انور نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو نصیحت فرمائی کہ تبلیغ کے کام کو منظّم کریں۔داعیان کی لسٹ بنائیں اور زیادہ لوگوں کو تبلیغ کے کام میں Involve کریں۔تبلیغی سٹالز کے ساتھ ساتھ سیمینارز اور میٹنگز بھی کریں۔مبلغین کے ساتھ سوال و جواب کی مجالس رکھوائیں۔

حضور انور نے ممبران مجلس عاملہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ کی جماعت چھوٹی سی ہے اور چھوٹے ماحول کو زیادہ منظّم کیا جاسکتا ہے۔اس لئے سستیاں چھوڑیں اور اپنے کام کو مثالی بنائیں۔حضور نے مشن ہاؤس کی تزئین کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ ہالینڈ میں جتنا پھولوں کا رواج ہے آپ لوگوں نے اس سلسلہ میں بہت کم کام کیا ہے اس طرف بھی توجہ کریں۔

یہ میٹنگ 20:05 پر ختم ہوئی۔مجلس عاملہ کی درخواست پر حضور انور نے اپنے ساتھ انہیں گروپ فوٹو کا موقع عطا فرمایا۔

22:15 پر حضور انور نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازوں کی امامت کروائی۔اس موقع پر 400 کے لگ بھگ مرد اور خواتین نے حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔نمازوں سے فارغ ہوکر حضور انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے آئے۔

18/جون 2006ء بروز ہفتہ:

صبح 4 بج کر 15 منٹ پر حضور انور نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر کی امامت کروائی۔ پھر دفتری مصروفیات میں مصروف رہے۔حضور انور 15:30 پر جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر وعصر باجماعت پڑھائیں۔

اجتماعی بیعت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے بیعت لی۔ اس بیعت میں مراکش کے مکرم محمد صالح صاحب نے حضور انور کے دست مبارک پر جبکہ ان کی اہلیہ اور دو بچوں نے خواتین کے حصہ میں بیعت میں شمولیت اختیار کی۔اسی طرح ایک ڈچ خاتون مکرمہ عریشہ صاحبہ نے بھی خواتین کے حصہ میں بیٹھ کر بیعت کی سعادت پائی۔ان پانچ افراد کے علاوہ چار افراد نے فرانس سے آکر اس موقعہ پر بیعت کی سعادت پائی۔ان کے نام یہ ہیں

مکرم ایمان البراقی صاحب آف شام،مکرم عمران صاحب آف بینن ،مکرم Therry صاحب آف ٹوگو اور مکرم Arnolde صاحب آف کینیا۔

بیعت اور اس کے اختتامی اجلاس کی کارروائی نن سپیٹ ہالینڈ جلسہ گاہ سے براہ راست دنیا بھر میں نشر کی گئی۔بیعت کے اردو الفاظ حضور انور کی اقتداء میں دہرائے گئے جبکہ انہی الفاظ کا ڈچ اور فرانسیسی ترجمہ بھی ساتھ ساتھ دہرایا جاتا رہا۔بیعت کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

اس بیعت کے بعد بیعت کرنے والے شامی دوست مکرم ایمان البراقی صاحب نے حضور انور کو ایک گاؤن پہنایا۔حضور انور وہ گاؤن پہن کر سٹیج پر جلوہ گر ہوئے اور اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کی کاروائی مکرم نعیم احمد خرم صاحب مبلغ سلسلہ ہالینڈ کی تلاوت قرآن سے شروع ہوئی۔ پھر مکرم احمد ذیشان صاحب نے ''اے خدا اے کارساز وعیب پوش وکردگار'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی تقریب علمِ انعامی

پھر مجلس خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی علمِ انعامی کی تیسری تقریب ہوئی۔حضور انور نے اپنے دست مبارک سے مجلس ارن ہیم (Arnhem) کے قائد مجلس کو علمِ انعامی عطا فرمایا۔قائد صاحب نیچے جانے لگے تو حضور انور نے انہیں فرمایا کہ ٹھہریں اسے اکیلے لے کر نہیں جاتے باقی خدام کو بھی آنے دیں۔

حضور انور کا اختتامی خطاب

16:20 پر حضور انور کا اختتامی خطاب شروع ہوا۔ حضور انور نے فرمایا:

جب دنیا میں نیکیاں ختم ہونی شروع ہوجاتی ہیں ،جب انسان کی روحانیت کی آنکھ اندھی ہوجاتی ہے تب اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے مطابق اپنے خاص بندے بھیجتا ہے تاکہ وہ انہیں تقویٰ کی راہیں دکھائیں اور انہیں خدا تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بائیں اور انہیں نیکیوں کے راستے دکھائیں۔اگر دنیا کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندے نہ بھیجے اور انہیں ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے سزا دینا شروع کردے تو انسان کہہ سکتا ہے کہ تو نے ہماری طرف کوئی رہنمائی کرنے والا بھیجا ہی نہیں اور ہمیں سزا دے رہا ہے۔اس اعتراض کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں اپنے انبیاء بھیجتا رہا ہے۔

فرمایا: ہم احمدی جو آج دنیا کے ہر ملک میں موجود ہیں ان کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ مسیح محمدی کو ماننے کے بعد ہم نے اس مسیح محمدی سے جو عہد کیا ہے اسے پورا کرنا ہے۔ ہمیشہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کے حقوق بھی پورے کرنے ہیں اور اعلیٰ اخلاق بھی اپنانے ہیں۔حضور انور نے قرآن کریم کی آیات پیش فرما کر ایفائے عہد کا مضمون واضح فرمایا۔

فرمایا: جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانا ان کی حالت اور ہے لیکن ہم جو احمدی ہیں عہد بیعت کے بعد اسے نہیں نبھاتے تو نہ دین کے رہے نہ دنیا کے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے زیادہ ضروری عبادت ہے اور عبادت کا بہترین طریق نماز ہے۔فرمایا: قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو۔فرمایا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں بھی نمازوں کی حفاظت کے نمونے پیش فرمائے۔

حضور انور نے مسجد کی تعمیر کی بھی نصیحت فرمائی۔فرمایا کہ آپ کی ہیگ کی مسجد کی پچاس سالہ تقریب ہوئی جس میں ملکہ بھی تشریف لائیں۔فرمایا اس مسجد کے پچاس سال ہونے پر خوش نہ ہوجائیں۔تعمیر کے وقت چند احمدی تھے اب آپ لوگ سینکڑوں میں ہیں اور انشاء اللہ ہزاروں میں بھی ہونا ہے۔حضور نے دعا کی کہ خدا کرے مسجد کی تعمیر کے لئے آسانی پیدا ہوجائے۔

حضور انور نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے اخلاق کی درستی کی بھی نصیحت فرمائی۔حضور انور نے سچائی کی اہمیت اور جھوٹ سے پرہیز کرنے کی تلقین فرمائی۔فرمایا: سب سے بڑی نیکی جو معاشرے میں انسان کا نیک اثر قائم کرتی ہے وہ سچائی اور جھوٹ سے نفرت ہے۔

حضور انور نے ایک حدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالے سے آپس میں محبت واخوت کے مضمون کی بھی وضاحت فرمائی اور فرمایا کہ بھائی بھائی سے نیک جذبات واحساسات پیش کرے اور ایک عورت دوسری عورت سے نیک جذبات سے پیش آئے ۔ فرمایا ہر وقت یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جیسے بھی حالات ہوں آپ کی طرف سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔حضور نے فرمایا کہ آپ نے اس جلسہ میں مختلف علمی اور روحانی تقریریں سنی ہوں گی ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ہمیشہ تقویٰ کو پیش نظر رکھیں اور نیکیوں پر قائم رہیں۔

حضور انور کا خطاب پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ پھر حضور نے دعا کروائی۔دعا کے بعد حضور انور نے لوگوں کو نعرے لگانے کا موقعہ دیا۔اس کے بعد چند منٹ کے لئے حضور انور لجنہ کے حصہ میں تشریف لے گئے۔خواتین نے مختلف زبانوں میں نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

17:20 پر حضور انور اپنی رہائشگاہ میں واپس تشریف لے آئے۔

ایک ضروری تصحیح

روزنامہ الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ 17/مئی 2006ء میں دورہ فجی کی رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں لٹوکا روانگی کے عنوان کے تحت شائع ہوا ہے:

''حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کچھ دیر کے لئے مکرمہ منصورہ صاحبہ اور ڈاکٹر سجاد احمد خان صاحب کے گھر تشریف لے گئے پھر یہاں سے آگے لٹوکا روانگی ہوئی............''۔

ڈاکٹر سجاد احمد خان کی بجائے درست نام ڈاکٹر سید سجاد حسین آف ہزارخوانی پشاور ہے جو فجی میں مقیم ہیں۔

(مرتب رپورٹ: عبدالماجد طاہر)

پنجابی استقبالیہ گیت

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہالینڈ آمد کے بابرکت موقع پر)

سجّن سوہنا ماہی آیا
مولیٰ اپنا رُوپ وکھایا
قسمت آکھے بلّے ، بلّے
خُشیاں نال اُڈاری مارن
اپنے پیر نہ لگّن تھلّے

دل صدقے تے واری جائے
تینوں ویکھ کے پَیلاں پائے
نال ترے ربّ دی او رحمت
جیہڑی سُتّے بھاگ جگائے
توں آیا تے جاگی قسمت
ہو گئے سارے کم سَوَلّے
قسمت آکھے بلّے ، بلّے

مرشد تیرے باہج ہَنیرا
سورج وانگوں تیرا پھیرا
تیرے مُکھ دی لاٹ پئے تے
لِشکاں مارے چار چفیرا
ساڈا تے سب کُجھ ای تُوں اے
تیرے باہج کی اپنے پلّے
قسمت آکھے بلّے ، بلّے

ساڈا سجّن ماہی آیا
مولیٰ اپنا رُوپ وکھایا
قسمت آکھے بلّے ، بلّے

جمیل الرحمٰن (ہالینڈ)

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

16:30 پر حضور انور کے ساتھ ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔اس دوران 10 فیملیز کے 27 افراد کو جبکہ چار افراد کو انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ ہالینڈ کے ساتھ میٹنگ

19:20 پر نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ ہالینڈ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی اور مختلف شعبہ جات کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کا چندہ جماعت کے کل چندے کا 1/3 ہونا چاہئے۔

حضور نے قائد تربیت نومبائعین سے فرمایا کہ نومبائعین سے متواتر رابطہ رہنا چاہئے۔ان کو جلسے پر لانا چاہئے تھا۔فرمایا بیعتیں کرا کر انہیں چھوڑ نہیں دینا چاہئے ورنہ تو پھر ایسے ہی ہے جیسے پرندے پکڑے اور پھر چھوڑ دئے۔

حضور نے تبلیغ کے شعبہ کو بھی فعّال ہونے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ آپ تبلیغ کا جامع پروگرام بنائیں۔جتنا زیادہ اسلام کے خلاف شور ہو رہا ہے اتنا ہی آپ لوگوں کی طرف سے دفاعی کارروائی بھی ہونی چاہئے۔حضور انور نے شعبہ مال کو اپنا بجٹ بڑھانے کی بھی ہدایت فرمائی۔

یہ میٹنگ 35 منٹ تک جاری رہی۔میٹنگ کے آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران کی حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ ہالینڈ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد جماعت ہالینڈ کی نیشنل مجلس عاملہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی اور سیکرٹریان سے ان کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں قیمتی ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحب مال سے فرمایا کہ یومیہ کمائی والوں اور بے روزگار وغیرہ سب کے کام کی تفصیل معلوم کر کے ان کی آمد کے مطابق بجٹ بنایا کریں اور پتہ کریں کہ کون کیا کرتا ہے۔پھر جو آمدنی کے مطابق چندہ نہ دے سکے وہ بے شک معافی لے لے لیکن اپنی آمدنی صحیح بتائے۔

شعبہ اشاعت کے جائزے کے دوران حضور انور نے فرمایا کہ کوئی رسالہ بھی نکالا کریں۔حضور انور کو بتایا گیا کہ ''الاسلام'' نکلتا ہے۔فرمایا اسے ڈچ زبان میں نکالا کریں۔

حضور انور نے تبلیغ کے کام کو منظم اور تیز کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔اس ضمن میں سیکرٹری صاحب تربیت نومبائعین کو یہ ہدایت بھی فرمائی کہ اپنی بیعتوں کو سنبھالیں۔فرمایا یہ چھوٹا سا ملک ہے۔جو نئی فیملیز احمدی ہوئی ہیں ان سے مل کر یا فون کے ذریعہ ذاتی رابطے بنائیں۔ان کو نظام سمجھائیں۔سیکرٹریان نومبائعین کو activate کریں اور ان سے کام کی رپورٹ لیا کریں۔

حضور نے شعبہ سمعی بصری کو ہدایت فرمائی کہ صرف جلسہ سالانہ کی MTA کے لئے ریکارڈنگ کروالینا ہی کافی نہیں۔اس کے علاوہ بھی پروگرام ریکارڈ کر کے بھجوایا کریں۔

فرمایا: عالمی عدالت، Peace Palace، چھوٹا ہالینڈ وغیرہ جگہوں کی ڈاکومنٹری بنائیں۔اسی طرح سمندر کے حصے کو جو زمین میں شامل کیا گیا ہے اس سلسلہ میں ٹیکنیکل لوگوں کے انٹرویوز ریکارڈ کروائیں۔پروگرامز ریکارڈ کرنے کے لئے نئے نئے راستے تلاش کریں اور اس شعبے کو فعال بنائیں۔

سیکرٹری صاحب امور خارجہ سے حضور انور نے فرمایا کہ اپنے تعلقات کا دائرہ وسیع کریں۔MPs سے رابطے بڑھائیں۔

حضور انور نے مبلغ صاحب کو ہدایت فرمائی کہ خطبہ ڈچ زبان میں دیا کریں۔

میٹنگ کے اختتام پر نیشنل مجلس عاملہ کی حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو ہوئی۔اس کے بعد مراکش کے ایک احمدی دوست کو حضور انور نے اپنے دفتر میں ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔

22:15 پر حضور انور نے بیت النور میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے باجماعت پڑھائیں۔علاوہ ازیں حضور نے ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی۔

19 رجون 2006ء بروز اتوار:

صبح 4 بج کر 15 منٹ پر حضور انور نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر کی امامت کروائی۔

11:00 بجے سیر کے لئے تشریف لے گئے اور نصف گھنٹہ تک سیر کی۔14:00 بجے ظہر وعصر کی نمازیں باجماعت پڑھائیں۔18:00 بجے فیملی ممبران کے ساتھ مشن ہاؤس کے قریب ہی ایک جگہ سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

عشائیہ میں شرکت

21:00 بجے دو فیملیز کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔

اس کے بعد جماعت ہالینڈ کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔جس میں جماعتی عہدیداران، مبلغین سلسلہ اور جلسہ سالانہ کے کارکنان نے شرکت کی سعادت پائی۔حضور انور نے دعا کروائی۔پھر کھانا شروع ہوا۔

اس کے بعد جلسہ سالانہ کے کارکنان کے ساتھ حضور انور نے ایک گروپ فوٹو بنوایا۔22:15 بجے بیت النور میں مغرب وعشاء کی نمازیں باجماعت پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد ایک بچی کی تقریب آمین ہوئی۔حضور انور نے بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔پھر دعا کروائی۔اس کے بعد بچی کے قرآن شریف پر ''عزیزہ غزالہ مظفر'' لکھ کر اپنے دستخط فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

حضور انور نے آج بھی حسب معمول ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

20 رجون 2006ء بروز سوموار:

صبح 4 بج کر 15 منٹ پر حضور انور نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر کی امامت کروائی۔

لندن کے لئے واپسی

آج لندن کے لیے واپسی تھی۔11:30 بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔اس موقعہ پر مرد، عورتیں اور بچے حضور انور کو الوداع کرنے کے لئے جمع تھے۔حضور انور نے مشن ہاؤس کے مختلف حصوں میں تشریف لا کر انتظامیہ کو اس کی تزئین و آرائش اور عمارات کی حسب ضرورت مرمت کے لیے ہدایات دیں۔تقریباً بیس منٹ تک معائنہ فرمانے کے بعد 11:50 پر حضور انور نے الوداع کے لیے آئے ہوئے تمام مرد احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔اس کے بعد دعا کروائی اور پھر لندن کے لیے روانہ ہوئے۔مکرم امیر صاحب جماعت ہالینڈ جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کو Calais تک الوداع کرنے کے لیے آئے۔ راستے میں قافلہ ایک پٹرول پمپ پر رکا اور چند منٹ کے بعد دوبارہ آگے کے لیے روانہ ہو گیا۔14:00 بجے دوبارہ ایک مقام پر قافلہ رکا۔یہاں دوپہر کا کھانا تناول فرمانے کے بعد حضور انور نے نماز ظہر اور عصر باجماعت پڑھائیں۔یہاں سے روانہ ہو کر 16:30 بجے فرانس کی بندرگاہ Calais پہنچے۔الوداع کرنے کے لیے آنے والے ہالینڈ جماعت کے وفد کو حضور انور نے مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔پھر فیری پر سوار ہوئے۔17:35 پر فیری لندن کے لیے روانہ ہوئی۔

مسجد فضل لندن میں آمد اور استقبال

دو گھنٹے سفر کرنے کے بعد Dover کی بندرگاہ پہنچے جہاں مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یو کے جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کے استقبال کے لیے موجود تھے۔یہاں قافلہ بغیر رکے مسجد فضل کے لیے روانہ ہو گیا۔لندن وقت کے مطابق 20:00 بجے حضور انور اپنے کامیاب دورے کے بعد بخیر و عافیت مسجد فضل لندن پہنچے جہاں کثیر تعداد میں احباب و خواتین اور بچے حضور انور کے استقبال کے لیے موجود تھے۔بچوں نے ترانے اور نظمیں پڑھ کر حضور انور کا استقبال کیا۔لجنہ کی عہدیدار خواتین نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا استقبال کیا۔حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔کچھ دیر بعد دفتر میں تشریف لا کر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔21:30 بجے حضور انور نے مسجد فضل میں مغرب وعشاء کی نمازیں باجماعت پڑھائیں۔

اس سفر کے دوران حضور انور کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ کے علاوہ مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ، مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم بشیر احمد صاحب، مکرم سید محمد احمد صاحب، مکرم سردار نصیر الدین ہمایوں صاحب، مکرم محمود احمد خان صاحب، مکرم خواجہ عبدالقدوس صاحب، مکرم خالد احمد سعید صاحب، مکرم شمس ندیم امینی صاحب اور خاکسار محمود احمد انیس کو قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضور انور جہاں بھی اور جس ملک میں جاتے ہیں احباب جماعت جس محبت اور اخلاص کے ساتھ حضور انور کے لیے دیدہ و دل فرش راہ کیے ہوتے ہیں اس کی عکاسی اس شعر سے ہوتی ہے۔

کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر کیا دنیا میں غنی ہوگا
ہیں سچے دل اس کی دولت، اخلاص اس کا سرمایہ ہے

❁❁❁❁❁

اعتذار وتصحیح

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کے گزشتہ شمارہ نمبر 27 جمعۃ المبارک 7 رجولائی 2006ء کے صفحہ 10 کے کالم نمبر 1 نیچے سے سطر نمبر 10 اور اسی صفحہ کے کالم نمبر 2 کے پہلے پیراگراف میں سہواً بعض الفاظ درست شائع نہیں ہوئے۔متعلقہ حصّہ ذیل میں درست شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔قارئین کرام یہ درستی نوٹ فرمالیں۔ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔

❁......نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ میں لجنہ جرمنی کے سہ ماہی رسالہ ''خدیجہ'' کے متعلق ہدایات کے ضمن میں حضور انور نے فرمایا:

''آپ تین مہینے کے بعد اسے شائع کرتی ہیں تو آپ کو چاہیے کہ دو تین صفحے خطابات کے لیے بھی رکھیں''۔

❁......اسی طرح صفحہ نمبر 10 کے کالم نمبر 2 کے دوسرے پیرا کو یوں پڑھا جائے:

''حضور انور نے صدر صاحبہ لجنہ سے فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ پاکستان میرے 2005ء تک کے خطابات لجنہ شائع کر رہی ہے۔یہ کتاب شاید دو اڑھائی صد صفحات کی بن جائے۔ امید ہے کہ وہ چھ ماہ تک وہاں سے شائع ہو جائے گی۔آپ اس کی جرمن ٹرانسلیشن کروالیں۔اگر چھپنے سے پہلے ترجمہ کروانا چاہیں تو لندن میں لجنہ سیکشن کو لکھیں تا کہ وہ آپ کو ان خطابات کی disk بھیج دیں''۔

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔آمین

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (۳۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (۴۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (۶۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ظالمانہ کارروائیاں

ڈسکہ کے قریب جنڈوساہی کے مقام پر شر پسندوں نے جھوٹا پراپیگنڈہ کرکے اشتعال دلا کر احمدیوں کے گھروں اور دوکانوں کو لوٹنے کے بعد آگ لگادی۔ معصوم احمدیوں کو زدوکوب کرکے زخمی کر دیا۔ لاکھوں روپے کا نقصان۔ پولیس کھڑی تماشا دیکھتی رہی۔ توہین قرآن کا جھوٹا مقدمہ۔ کلمہ طیبہ اجاگر کرنے پر قید اور جرمانے کی سزا۔ ایک احمدی کی بطور ممتحن تعیناتی پر شر انگیزی۔

(مرتبہ : آصف محمود باسط)

پاکستان میں افراد جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ پرداز مُلّاؤں اور ان کے چیلوں چانٹوں کی ظالمانہ کارروائیوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور گزشتہ کچھ عرصہ سے اس میں شدّت آگئی ہے۔ ذیل میں صرف چند ایک ایسے واقعات کا ذکر دعا کی تحریک کے ساتھ ہدیہ قارئین ہے۔

❁......ظلم اور تشدد کا ایک واقعہ جنڈوساہی نامی قصبہ میں 24/جون 2006ء کو پیش آیا۔ یہ قصبہ ضلع سیالکوٹ کے شہر ڈسکہ کے قریب واقع ہے۔ مقامی احمدیوں نے اس روز اپنی مسجد کی صفائی کے دوران بعض پرانے کاغذات اور لٹریچر کے بوسیدہ اوراق کو بے حرمتی سے بچانے کی غرض سے عین اسلامی طرز پر تھوڑی سی زمین کھود کر ان اوراق کو اس میں رکھ کر نذر آتش کر دیا۔ ایک شریر ہمسایہ نے بلا تحقیق، بغیر کچھ معلوم کئے یہ منظر دیکھتے ہی شور ڈال دیا کہ قادیانیوں نے قرآن کو آگ لگادی۔ اسی روز گاؤں میں میلہ بھی تھا جس کی وجہ سے سب مقامی لوگ جمع تھے۔ اس شریر پڑوسی نے اس میلہ میں جا کر یہی بہتان طرازی کی اور میلہ میں شامل دیہاتیوں کو گویا ہنگامہ آرائی کا اور سامان ہاتھ آگیا۔ سب نے مجتمع ہو کر احمدیہ مسجد کا گھیراؤ کر لیا اور نہایت گستاخانہ انداز میں درّانہ مسجد میں گھس کر وہاں موجود معصوم احمدیوں کو زدوکوب کا نشانہ بنایا۔ نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولویوں کو اس واقعہ کا علم ہوا تو انہوں نے بھی موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احمدیوں کی مسجد کے باہر خوب ہنگامہ کیا۔ پولیس اہلکار اس ہنگامہ آرائی کی اطلاع ملنے پر آتو ضرور گئے مگر چپ کھڑے دیکھتے رہے اور شر پسندوں کو روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اگر کچھ کیا تو بس اتنا کہ متشدد، انتہا پسند عناصر کو گرفتار کرنے کی بجائے معصوم احمدیوں کو گرفتار کر کے لے گئے اور ان پر جھوٹے مقدمات دائر کر کے انہیں مزید پریشانی کا شکار کیا۔ یہ دہشت گرد احمدیوں کے گھروں میں گھس کر ان کا قیمتی ساز و سامان لوٹ کر لے گئے اور جاتے جاتے گھروں کا باقی سامان سمیت نذر آتش کر گئے۔ احمدیوں کی ملکیت دو دکانیں اور دو احمدی احباب کے موٹر سائیکل بے دردی سے جلا کر راکھ کر دئے گئے۔ مجموعی طور پر کئی لاکھ روپے کا نقصان ہو گیا۔ عورتوں اور بچوں میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی۔ یہ تمام ہنگامہ، تمام نقصان اور معصوم احمدی شہریوں کے ساتھ ظلم و زیادتی کی یہ داستان قانون نافذ کرنے والے اداروں کی موجودگی میں رقم ہوئی۔ جب احمدیوں نے اپنی جان بچانے کے لئے دوسرے دیہاتوں اور علاقوں کا رخ کیا تو پیچھے گاؤں میں اعلان کر دیا گیا کہ کوئی شخص کسی احمدی کو پناہ دے گا تو اس کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے گا۔ سیالکوٹ پولیس نے پریس کو بتایا کہ قرآن کریم کو نذر آتش کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کو انجام تک پہنچایا جائے گا۔ احمدی مسلمانوں کے خلاف توہین قرآن کے نہایت ظالمانہ اور سراسر جھوٹے الزام اور ایک بے بنیاد پروپیگنڈا کی بنیاد پر ایسی انسانیت سوز حرکتیں ظلم اور زیادتی کی ایسی تاریخ رقم کر رہی ہیں کہ فی زمانہ اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔

یاد رہے کہ قبل ازیں 2004ء میں ضلع حافظ آباد میں بھی ایسے ہی ایک جھوٹے مقدمہ میں تین احمدیوں کو ملوث کیا گیا۔ ان میں سے دو افراد ایک سال تک جیل کی مشقت میں رہے اور ایک دوست ابھی تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ اس وقت دس احمدی اس قسم کے جھوٹے مقدمات کے نتیجہ میں جیلوں میں بند ہیں اور عمر قید یا لمبے عرصہ کی قید کی سزائیں بھگت رہے ہیں۔

کلمہ طیبہ اجاگر کرنے پر قید اور جرمانے کی سزا

❁......اخبار اساس 6/جون 2006ء نے اپنے نامہ نگار چناب نگر (جس کا اصل نام ربوہ ہے اور مخالفین نے احمدیوں کی اس نام سے جذباتی وابستگی کو دیکھتے ہوئے محض تکلیف دینے کی غرض سے اس بستی کے اصل نام کو بدلوا کر پنجاب کے ایک دریا پر رکھوایا۔ ناقل) کے حوالہ سے یہ خبر شائع کی ہے کہ شورکوٹ مجسٹریٹ کورٹ عرفان اکرم تارڑ نے تین احمدیوں کو "کلمہ اجاگر کرنے" کے جرم میں دو، دو سال قید اور پانچ، پانچ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔ کلمہ اجاگر کرنا ہر مسلمان کا فرض اولین ہے مگر خود مخالفین اس بات کا اقرار کر رہے ہیں کہ احمدیوں کو اس فرض کی ادائیگی پر تکالیف دی جا رہی ہیں۔

تفصیلات کے مطابق حافظ دوست محمد ولد خدا بخش نے 12/اکتوبر 1998ء کو تھانہ شورکوٹ میں چار احمدیوں مکرم حق نواز صاحب، مکرم نذیر احمد صاحب، ظفر احمد صاحب اور مکرم محمد صدیق صاحب ساکنان چک 20 گکھ ضلع جھنگ پر یہ الزام لگایا کہ وہ اپنی عبادت گاہ پر لکھے ہوئے کلمہ طیبہ کو مزید اجاگر کر رہے تھے جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں۔ طویل عرصہ تک مقدمہ مجسٹریٹ دفعہ 30 شورکوٹ کی عدالت میں زیر سماعت رہا جبکہ دوران سماعت ہی مکرم محمد صدیق صاحب کی وفات ہو گئی اور باقی تین افراد کو عدایت نے یہ سزا سنائی۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ جب نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے نام پر قائم تنظیمیں احمدیوں کی مساجد پر لکھے کلمے پر نہایت بے ہنگم انداز میں سیاہی پھیر کر کلمہ طیبہ کو مٹا کر کلمہ کی بے حرمتی کی مرتکب ہوتی ہیں تب کسی مسلمان کے جذبات مجروح نہیں ہوتے۔ لیکن جب احمدی کلمہ طیبہ کو اجاگر کرتے ہیں تو ان "مسلمانوں" کو جذبات مجروح ہونے کی شکایت ہوتی ہے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ایک احمدی کی بطور ممتحن تعیناتی پر شر انگیزی

❁......روزنامہ پاکستان کی 6/جون کی اشاعت میں ایک اور خبر یہ ہے کہ چنیوٹ میں قائم نشتر ہومیو میڈیکل کالج میں ہونے والے امتحانات کے دوران ساجد مبارک نامی ایک احمدی کی بطور ممتحن تعیناتی پر طلبا اور طالبات میں اشتعال کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس بات پر نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی کارندوں نے کالج کی انتظامیہ سے ملاقات کر کے انہیں علاقہ کے مسلمانوں کی حساسیت سے آگاہ کیا اور مطالبہ کیا کہ اس "قادیانی" کا تبادلہ فوراً کہیں اور کر دیا جائے۔ مگر یہ بے بنیاد مطالبہ شرافت سے نہیں کیا گیا بلکہ شر پسندوں کی طرف سے کالج کے سربراہ کو دھمکی دی گئی کہ اگر ساجد مبارک کو فوری طور پر برطرف نہ کیا گیا تو ماحول میں پیدا ہونے والی کشیدگی اور حالات کی سنگینی کا ذمہ دار کالج کا سربراہ ہوگا۔ کالج کے سربراہ نے دباؤ میں آکر ہومیو کونسل اسلام آباد کو فی الفور درخواست بھیج دی کہ ان کے ادارہ کو تباہی سے بچانے کے لئے ساجد مبارک صاحب کی تعیناتی کہیں اور کر دی جائے۔

یہ شرمناک واقعہ اپنی نوعیت کا کوئی پہلا واقعہ نہیں۔ پاکستان میں رہنے والے احمدی جو سرکاری ملازمت سے وابستہ ہیں پھر اکثر اس قسم کے ظلم کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ پاکستان اور دنیا بھر میں ان معصوم احمدیوں کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں جو شر پسند معاندین کے ناروا مظالم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور شریروں پر ان کے شرارے واپس پڑیں اور اللہ تعالیٰ انہیں عبرت کا نشان بنا دے۔

سچائی کے لئے کسی بحث کی ضرورت نہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

یاد رکھو سچائی کے لئے کسی بحث کی ضرورت نہیں ہوتی۔ میں نے ہمیشہ ایسی باتوں سے روکا ہے ڈیبیٹنگ (Debating) کلبیں بھی میرے نزدیک آوارگی کی ایک شاخ ہے اور میں اس سے ہمیشہ روکتا رہتا ہوں۔ لیکن یہ چیز بھی کچھ ایسی راسخ ہو چکی ہے کہ برابر جاری ہے حالانکہ اس سے دل پر سخت زنگ لگ جاتا ہے۔ ایک شخص کسی چیز کو مانتا نہیں مگر اس کی تائید میں دلائل دیتا جاتا ہے تو اس سے دل پر زنگ لگنا لازمی امر ہے۔ مجھے ایک واقعہ یاد ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ طریق ایمان کو خراب کرنے والا ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب امروہوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنایا کہ مولوی بشیر صاحب حضرت مسیح موعود کے بہت مؤید اور میں مخالف تھا۔ مولوی بشیر صاحب ہمیشہ دوسروں کو براہین احمدیہ پڑھنے کی تلقین کرتے اور کہا کرتے تھے کہ یہ شخص مجدد ہے۔ آخر میں نے ان سے کہا کہ آؤ مباحثہ کر لیتے ہیں۔ مگر آپ تو چونکہ مؤید ہیں، آپ مخالفانہ نقطۂ نگاہ سے کتابیں پڑھیں اور میں مخالف ہوں اس لئے موافقانہ نقطۂ نگاہ سے پڑھوں گا۔ سات آٹھ دن کتابوں کے مطالعہ کے لئے مقرر ہو گئے اور دونوں نے کتابوں کا مطالعہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میں جو مخالف تھا احمدی ہو گیا اور وہ جو قریب تھے بالکل دور چلے گئے۔ اِن کی سمجھ میں بات آگئی اور اُن کے دل سے ایمان جاتا رہا۔ تو علم النفس کے رو سے ڈیبیٹس کرنا سخت مضر ہے اور بعض اوقات سخت نقصان کا موجب ہو جاتا ہے۔ یہ ایسے باریک مسائل ہیں جن کو سمجھنے کی ہر مدرس اہلیت نہیں رکھتا۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا یہاں ایک ڈیبیٹ (Debate) ہوئی اور جس کی شکایت مجھ تک پہنچی تھی۔ اس میں اس امر پر بحث تھی کہ ہندوستان کے لئے مخلوط انتخاب چاہئے یا جداگانہ۔ حالانکہ میں اس کے متعلق اپنی رائے ظاہر کر چکا ہوں اور یہ سوء ادبی ہے کہ اس بات کا علم ہونے کے باوجود کہ میں ایک امر کے متعلق اپنی رائے ظاہر کر چکا ہوں پھر اس کو زیر بحث لایا جائے۔ **جن امور میں خدا تعالیٰ یا اس کے رسول یا اس کے خلفاء اظہار رائے کر چکے ہوں، ان کے متعلق بحث کرنا گستاخی اور بے ادبی میں داخل ہے۔** کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ تو محض کھیل ہے۔ لیکن کیا کوئی کھیل کے طور پر اپنے باپ کے سر میں جوتیاں مار سکتا ہے۔ تو ڈیبیٹس (Debates) سے زیادہ حماقت کی کوئی بات نہیں۔ ....

............اگر خدا تعالیٰ نے تمہیں یہ توفیق دی ہے کہ حق بات کو تم نے مان لیا تو اس کا شکریہ ادا کرو نہ کہ خواہ مخواہ اس کی تردید کرو۔ بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس سے عقل بڑھتی ہے لیکن اس عقل کے بڑھانے کو کیا کرنا ہے جس سے ایمان جاتا رہے۔ دونوں باتوں کا موازنہ کرنا چاہئے۔ اگر ساری دنیا کی عقل مل جائے اور ایمان کے پہاڑ میں سے ایک ذرہ بھی کم ہو جائے تو اس عقل کو کیا کرنا ہے۔ یہ کوئی نفع نہیں بلکہ سراسر خسران اور تباہی ہے۔ پس یہ بھی آوارگی میں داخل ہے اور میں نے کئی دفعہ اس سے روکا ہے مگر پھر بھی ڈیبیٹس ہوتی رہتی ہیں۔ جس طرح کوڑھی کو خارش ہوتی ہے اور وہ رہ نہیں سکتا اسی طرح ان لوگوں کو بھی کچھ ایسی خارش ہوتی ہے کہ جب تک ڈیبیٹ نہ کرا لیں، چین نہیں آتا اور پھر دینی اور مذہبی مسائل کے متعلق بھی ڈیبیٹیں ہوتی رہتی ہیں حالانکہ **وہ تمام مسائل جن کی صداقتوں کے ہم قائل ہیں یا جن میں سلسلہ اظہار رائے کر چکا ہے ان پر بحث کرنا دماغی آوارگی ہے** اور حقیقی ذہانت کے لئے سخت مضر ہے۔

مَیں نے سو دفعہ بتایا ہے کہ اگر اس کے بجائے یہ کیا جائے کہ دوست اپنی اپنی جگہ مطالعہ کر کے آئیں اور پھر ایک مجلس میں جمع ہو کر یہ بتائیں کہ فلاں مخالف نے یہ اعتراض کیا ہے بجائے اس کے کہ یہ کہیں کہ میں یہ اعتراض فلاں مسئلہ پر کرتا ہوں۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب یا مولوی ابراہیم صاحب یا کسی اور مخالف کے اعتراض پیش کئے جائیں اور پھر سب مل کر جواب دیں اور خود اعتراض پیش کرنے والا بھی جواب دے تو یہ طریق بہت مفید ہو سکتا ہے۔ مگر ایسا نہیں کیا جاتا بلکہ ڈیبیٹوں کو ضروری سمجھا جاتا ہے اور انگریزوں کی نقل کی جاتی ہے کہ "ہاؤس" یہ کہتا ہے۔ **ہماری مجلس شوریٰ میں بھی یہ "ہاؤس" کا لفظ داخل ہو گیا تھا مگر میں نے تنبیہ کی۔ اس پر وہاں سے تو نکل گیا ہے** مگر مدرسوں میں رواج پکڑ رہا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح کہنے سے اس بات میں کونسا سرخاب کا پر لگ جاتا ہے۔ **سیدھی طرح کیوں نہیں کہہ دیا جاتا کہ جماعت کی یہ رائے ہے۔** اس کے یہ معنے ہیں کہ دماغ کو کفر کی کاسہ لیسی میں لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے"۔ (مشعل راہ جلد اول ص 108)

(بشکریہ: روزنامہ الفضل ربوہ۔ 26/جون 2006ء)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت سید محمد رضوی صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 16؍جون 2005ء میں حضرت سید محمد رضوی صاحبؓ کے بارہ میں ایک مضمون مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے شائع ہوا ہے۔

حیدرآباد کی مخلص جماعت سے تعلق رکھنے والے حضرت نواب سید محمد رضوی صاحبؓ کو ابتداء میں ہی حضرت مسیح موعودؑ کی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ سادات خاندان میں مکرم سید ابوطالب صاحب کے ہاں قریباً 1862ء میں مدراس کے مقام ایلور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد اپنے چاروں لڑکوں کو خود تعلیم دیتے تھے۔ آپ بہت ذہین تھے چنانچہ بارہ چودہ برس کی عمر میں قرآن، احادیث اور فارسی کی تعلیم حاصل کر کے اکیلے ہی حیدرآباد آ گئے اور مزید علم عربی وفقہ و حدیث وغیرہ حضرت مولانا محدث حسن الزمان صاحب سے سیکھے۔ وہاں اپنے والد کے ایک دوست کے ہاں مقیم ہوئے اور اپنے میزبان کے توسط سے ایک رئیس کے لڑکے کو ٹیوشن دینی شروع کی جس پر پچاس روپیہ ماہانہ وظیفہ ملنے لگا۔ پھر آپ نے قانون کی تعلیم حاصل کرنی شروع کی اور روزانہ میلوں کا سفر کر کے سکندرآباد سے پیدل حیدرآباد جاتے اور شام کو واپس آتے۔ اس دوران دیوانی وفوجداری کی دونوں کتب قریباً حفظ کرلیں۔ 1884ء میں امتحان وکالت میں کامیابی حاصل کی اور پریکٹس شروع کردی۔ پھر اس میدان میں بہت کامیابی حاصل کی۔ آپ کے ایک عرب دوست کو کیمیا کا بڑا شوق تھا۔ انہوں نے وکیل صاحب کو بھی ترغیب دی تو آپ نے بھی اس کا تجربہ کیا اور آخر چند ماہ کے بعد ایک چھوٹی کتاب لکھی کہ یہ کام احمقوں کا ہے۔

آپ نے اپنی زندگی میں پانچ شادیاں کیں سب سے پہلا نکاح 1884ء میں فخرالنساء بیگم صاحبہ سے کیا۔ 1889ء میں ظہیرالنساء بیگم صاحبہ سے شادی کی یہ دونوں بیویاں ایلور میں رہتی تھیں اور آپ وکالت کے سلسلے میں حیدرآباد رہتے تھے۔ 1891ء میں سید رئیس النساء بیگم صاحبہ بنت مولوی سید ادیب الدین صاحب سے تیسری شادی کی۔ 1902ء میں ریاست دکن کے اسٹیٹ وکیل مقرر ہوئے۔ نظام دکن نے پائیگہ اسٹیٹ کا کام اپنی بہن لیاقت النساء بیگم صاحبہ کے سپرد کیا ہوا تھا۔ وہ بیوہ تھیں اور انہیں اسٹیٹ کی دیکھ بھال کے لئے قابل آدمی کی تلاش تھی۔ بالآخر انہوں نے اپنی والدہ سے حضرت رضوی صاحبؓ کے ساتھ نکاح کی اجازت حاصل کر لی۔ 1906ء میں آپؓ کا نکاح حضرت میر محمد سعید صاحبؓ نے پڑھایا۔ آپ صدرنشین پائیگہ وقارالامر بہادر مقرر کئے گئے۔ اسٹیٹ کے تمام کاروبار آپؓ نے خوب سنبھالے چنانچہ 1912ء تک اس پائیگہ اسٹیٹ کی آمدنی گیارہ لاکھ سے کچھ اوپر ہوگئی جو آپ کی قابلیت کا نتیجہ تھا۔ 1930ء میں مرہٹہ قوم کی ایک لڑکی جو مسلمان ہوگئی تھی، اُس سے آپ نے شادی کی۔ ان خاتون کا نام بعد میں بسم اللہ بیگم رکھا گیا۔

حیدرآباد دکن میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے بزرگ حضرت میر عرفان علی صاحب تھے جنہوں نے 23 ستمبر 1891ء کو بیعت کی۔ پھر حیدرآباد دکن میں جب حضور علیہ السلام کے اشتہارات وغیرہ آنا شروع ہوئے تو حضرت سید محمد رضوی صاحب کو بھی اس کی آگاہی ہوئی اور آپ نے حضورؑ سے کتب منگوائیں اوران کا مطالعہ کرتے رہے۔ آپکے دوست حضرت میر محمد سعید صاحب بھی اس تحقیق میں آپکے ساتھ تھے۔

رضوی صاحب مولوی حسن زمان صاحب کے مرید تھے۔ اُن سے اجازت لے کر آپ حضرت میر محمد سعید صاحب کے ہمراہ قادیان تشریف لے گئے۔ واپس آئے تو استاد نے کہا کیا لائے ہو؟ آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی کوئی عربی کتاب دی۔ اگلے روز استاد خوشی سے کہنے لگے یہ مصنف تو عربی کا شیر ہے اس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ آپ سمجھ گئے کہ حضور کی صداقت کا یہ گواہ ہیں۔

حضرت رضوی صاحبؓ کے مکان پر ہی تمام احمدی جمع ہوتے اور جمعہ کی نمازیں وغیرہ وہاں ہوتیں۔ سالانہ جلسے بھی وہیں ہوتے۔ اخبار الحکم 17 مئی 1901ء میں آپؓ کے گھر کے بارہ افراد کی بیعت کا اندراج موجود ہے۔

حضرت سید رضوی صاحبؓ کو حضرت مسیح موعودؑ نے 313 رفقاء میں شامل فرمایا ہے۔ ''انجام آتھم'' میں دی گئی فہرست میں آپؓ کا نام 244 نمبر پر موجود ہے۔ اسی طرح ''کتاب البریہ'' میں بھی گورنمنٹ کے سامنے اپنے مخلص صحابہؓ کے اسماء پیش فرماتے ہوئے حضورؑ نے آپؓ کا نام 133 نمبر پر درج فرمایا ہے۔

حضرت سید محمد رضوی صاحبؓ جب قادیان جاتے تو حضور بڑی محبت سے پیش آتے۔ کھانے کے وقت حضورؑ خود بسا اوقات کھانا لاتے اور آپ کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے۔ ایک بار آپؓ حیدرآباد دکن سے ایک جماعت لے کر آئے تو حضورؑ نے خاص طور پر حکم دیا کہ ان کے لئے مختلف قسم کے کھٹے سالن تیار ہوا کریں جیسا کہ یہ کھانے کے عادی ہیں۔

حضرت سید محمد رضوی صاحبؓ مالی قربانیوں میں ایک مثالی نمونہ رکھتے تھے۔ اخبار الحکم 17؍اپریل 1901ء پر رقوم اغراض مدرسہ، فیس بورڈنگ ہاؤس، عید فنڈ، مساکین کے لئے تینوں مدات میں آپ کا نام شامل ہے۔ جب چندہ منارۃ المسیح کی تحریک ہوئی تو آپ نے یک صد روپیہ چندہ ادا کیا۔

1914ء میں الحکم کی ضروریات کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے چھ ہزار روپے کی اپیل کی گئی تو اس اپیل کا فوری عملی جواب دینے والوں کی فہرست میں دوسرا نام آپ کا تھا۔ حضرت عرفانی صاحبؓ لکھتے ہیں کہ نواب صاحب نے نہ صرف الحکم کی بلکہ سلسلہ کی ہمیشہ بےنظیر قیمتی خدمات کی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ضروریات سلسلہ کے موقع پر ہمیشہ آپ کو خطاب کیا جاتا تھا۔ 1901ء میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے آپ کو ایک پبلک خط لکھا تھا کہ مدرسہ کے منتظم آپ کے وجود کو خدا کا فضل اور غنیمت سمجھتے ہیں۔ موعودہ چندہ کو جس پابندی اور خوبی کے ساتھ آپ پہنچا رہے ہیں بھائیوں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے۔ آخر آپ ہی کی ہمت اور جوانمردی امید گاہ نظر آئی۔ غرض نہایت عالی ہمتی سے آپ نے مدد دی ہے اور سلسلہ کی تمام مدات آپ کی فیاضیوں کو یادگار رکھتی ہے۔ آپ نے اکائیوں اور دہائیوں سے لے کر سینکڑوں اور ہزاروں تک اس راہ میں دیدیئے ہیں۔

الفضل 25 فروری 1914ء پر دعوت الی الخیر فنڈ میں آپؓ کے 100 روپے کا چندہ کا ذکر ہے۔ جماعت حیدرآباد میں بھی آپ نے ذاتی خرچ پر جماعتی نظام کو بہت منظّم کیا ہوا تھا اور مقامی جماعت کے اخراجات کا کافی حصہ اپنے ذمہ لے رکھا تھا۔ مقامی جلسہ سالانہ کا بیشتر خرچ آپؓ اٹھایا کرتے تھے۔ کتب سلسلہ کی اشاعت وغیرہ میں بھی پیچھے نہ رہتے جس کا ذکر صدر انجمن کی ایک سالانہ رپورٹ میں بھی ملتا ہے۔

آپؓ اپنے رشتہ داروں اور قریبی دوستوں کو بھی ذرائع معاش مہیا کرنے میں بھرپور مدد دیا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحیم صاحب کٹکی نے بیعت کی تو وفات مسیح سے متعلق ایک کتاب بھی لکھی جس پر انہیں نوکری سے نکال دیا گیا۔ اس پر حضرت رضوی صاحبؓ کی کوشش سے انہیں دوسری جگہ ملازمت مل گئی۔ اپنی سٹیٹ کے صدرنشین مقرر ہوتے ہی آپؓ نے تمام ملازموں کی رُکی ہوئی تنخواہوں کا فوری طور پر انتظام کیا جس کی وجہ سے ملازمین آپ سے بہت محبت اور احترام سے پیش آتے۔

آپؓ جب حضرت اقدسؑ کی خدمت میں قادیان حاضر ہوتے تو تحفۃً کچھ چیزیں بھی لے جاتے۔ ایک بار مسجد مبارک اور ساتھ والے کمرہ کے لئے دریاں بھی لے کر گئے۔ ایک بار حضورؑ کی خدمت میں کیوڑہ بھجوانے کا ذکر بھی حضورؑ کی زبان سے ہی محفوظ ہے۔

1912ء میں نواب عثمان علی خان صاحب سلطنت آصفیہ کے تخت شاہی پر متمکن ہوئے تو سلطنت کے بعض اکابر خصوصاً مہاراجہ سرکشن پرشاد حضرت رضوی صاحبؓ سے بہت نالاں تھے۔ چنانچہ نواب صاحب کو آپؓ کے خلاف بہت ابھارا گیا تو انہوں نے آپؓ کے تعلق داروں کو نشانہ بنایا اور مال و اسباب ضبط کئے۔ آپؓ نے یہ صورت حال دیکھی تو اپنی فوج کو لڑائی سے منع کیا اور خود ہجرت کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ 25؍اپریل 1912ء کو سٹیٹ کا کوئی سازو سامان لئے بغیر اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر بمبئی آگئے۔ وکالت کے زمانہ کا کافی روپیہ بینک میں جمع تھا۔ آپؓ نے ایک عالیشان بلڈنگ بنوائی اور دو دیگر کوٹھیاں بنوا کر کرایہ پر دیدیں۔

آپؓ کے بمبئی چلے آنے پر حیدرآباد کی جماعت کو ایک مخلص وجود سے محروم ہونا پڑا لیکن جماعت احمدیہ بمبئی کی قسمت جاگ اٹھی۔ یہاں آپؓ کا مسکن جماعتی مہمانوں قیام وطعام کے لئے ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ نیز حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ جب مصر جارہے تھے تو آپؓ کے ہاں ہی مقیم ہوئے۔ پھر 1924ء میں جب حضورؓ پہلی مرتبہ اپنے رفقاء کے ساتھ انگلستان تشریف لے گئے تو واپسی پر حضرت رضوی صاحبؓ کے گھر ہی تین روز قیام فرمایا۔ اس دوران حضورؓ نے گاندھی جی سے مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی اور مولانا آزاد کی موجودگی میں ملاقات بھی فرمائی۔

1913ء میں حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ، حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ، حضرت سید مولوی سرور شاہ صاحبؓ اور حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ شملہ گئے تو وہاں کی جماعت نے ان بزرگوں کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے جلسہ سالانہ کا پروگرام ترتیب دیدیا لیکن جلسہ کا خرچہ آڑے آگیا۔ اتفاق سے حضرت سید محمد رضوی صاحبؓ بھی وہاں تشریف لے آئے اور آپ نے سب اخراجات اپنے ذمہ لے لئے۔

آپؓ زندگی بھر خلافت سے چمٹے رہے۔ 1917ء میں جماعت احمدیہ بمبئی کے دو افراد نے اخبار پیغام صلح میں یہ اعلان شائع کرایا کہ جماعت احمدیہ بمبئی اپنے تعلقات قادیان کی خلافت سے قطع کرتی ہے اس پر جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے ایک فوری مرسلہ بھیجا گیا جس میں وضاحت کی گئی کہ صرف ان دو افراد نے ایسا کیا ہے باقی تمام جماعت حضرت خلیفہ ثانیؓ کی بیعت میں داخل ہے۔ پھر خلافت سے وابستہ افراد میں سرفہرست حضرت نواب صاحبؓ کا اسم گرامی ہے۔

حضرت سید محمد رضوی صاحب نے اگست 1932ء میں بمبئی میں وفات پائی اور بمبئی کے قبرستان ناریل واڑی میں دفن ہوئے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 5 مئی 2005ء کی زینت مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی ایک دعائیہ نظم سے انتخاب

تیرا سفر ہو باعثِ رحمت خدا کرے
ہو لمحہ لمحہ ساعتِ نصرت خدا کرے
دنیا بگوش ہوش سنے تیری بات کو
اترے دلوں میں تیری نصیحت خدا کرے
دنیا سمٹ کے آئے یوں قدموں تلے ترے
ظاہر ہو تجھ سے ایسی کرامت خدا کرے
فتح و ظفر سے تیرا علم سر بلند ہو
ہرگام پر ملے تمہیں رفعت خدا کرے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

21st July 2006 –27th July 2006

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 21st July 2006

00:10	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:10	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 105, Recorded on: 22/11/1995.
02:20	Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
02:55	Al Maa'idah: A cookery programme
03:15	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 14th December 2003.
04:40	Moshaairah: An evening of poetry.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Bustan-e-Waqf-e-Nau Class with Huzoor. Recorded on 20th December 2003.
08:10	Les Francais C'est Facile: No. 68
08:30	Seerat Sahaba Rasool (saw)
09:05	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 3, Recorded on 11th February 1994.
09:50	Indonesian Service
10:45	Siraiki Service
12:00	LIVE Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, From Baitul Futuh.
13:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:10	Bengali Mulaqa'at: A Q/A session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Bangla speaking guests.
15:20	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
15:55	Friday Sermon [R]
17:00	Khilafat Jubilee Quiz
18:20	Les Francais C'est Facile: No. 68 [R]
18:35	Arabic Service
20:30	MTA International Jamaat News [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:25	Urdu Mulaqa'at: Session 3 [R]
23:25	MTA Variety

Saturday 22nd July 2006

00:00	Tilaawat & MTA Jamaat News
00:45	Les Francais C'est Facile: No. 68
01:05	Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 106, Recorded on: 23/11/1995.
02:05	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 21st July 2006.
03:10	Bengali Mulaqa'at: A Q/A session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Bangla speaking guests.
04:25	Khilafat Jubilee Quiz
05:40	MTA Variety
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor in Australia. Recorded on 21/12/ 2003.
07:55	Quiz Seerat Masih-e-Ma'ood (as)
08:35	Friday Sermon [R]
09:35	Ashab-e-Ahmad
10:05	Indonesian Service
11:05	French service
12:00	Tilaawat & MTA Jamaat News
12:50	Bangla Shomprochar
13:55	Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
14:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
15:55	Moshaairah: An evening of poetry
17:15	Question and Answer Session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21/10/1995. Part 2.
18:05	MTA Variety: Birds of Australia
18:30	Arabic Service
20:40	MTA International Jamaat News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:15	MTA Variety: Birds of Australia [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday 23rd July 2006

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA International News Review
00:55	Quiz Seerat Masih-e-Ma'ood (as)
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 107, Recorded on: 28/11/1995.
02:35	Ashab-e-Ahmad
03:10	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 21/07/2006.
04:10	Moshaairah: An evening of poetry
05:30	MTA Variety: Birds of Australia
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:15	Children's Class with Huzoor. Recorded on 3rd January 2004.
08:20	Learning Arabic: Programme No. 24
08:50	MTA Variety
09:30	Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
10:05	Indonesian Service
11:05	Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 16th December 2005.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:05	Bangla Shomprochar
14:05	Friday sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 21st July 2006.
15:10	Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India [R]
16:00	Children's Class [R]
17:05	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 17/05/1984.
18:00	Learning Arabic: Programme No. 24 [R]
18:30	Arabic Service
19:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 108, Recorded on: 29/11/1995.
20:30	MTA International News Review
21:05	Children's Class [R]
22:25	Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India [R]
23:00	Ilmi Khutbaat

Monday 24th July 2006

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00	Learning Arabic: Programme No. 24
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 108, Recorded on: 29/11/1995.
02:35	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 21st July 2006.
03:40	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 17/05/1984.
04:25	MTA Variety: a documentary about the various types of marble found in India.
05:05	Ilmi Khutbaat
06:00	Tilaawat, Dars & MTA News
07:15	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 10th January 2004.
08:15	Le Francais C'est Facile: Programme No. 17
08:45	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 86, Recorded on: 08/11/1999.
10:00	Indonesian Service
10:05	Quiz Programme
10:20	Spotlight
12:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:05	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 12/08/2005.
15:00	Spotlight [R]
15:35	Quiz Programme [R]
16:00	Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
17:00	Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 109, Recorded on: 30/11/1995.
20:35	International Jamaat News
21:05	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:15	Quiz Programme [R]
22:35	Friday Sermon Recorded on: 12/08/2005 [R]
23:30	MTA Travel

Tuesday 25th July 2006

00:05	Tilaawat, Dars & MTA News
01:00	Le Francais C'est Facile: Programme No. 17
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 109, Recorded on 30/11/1995.
02:35	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 12/08/2005.
03:30	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 86, Recorded on: 08/11/1999.
05:05	Jalsa Masih-e-Ma'ood (as)
06:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 11th January 2004.
08:05	Learning Arabic: Programme No. 25
08:25	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 29/10/1994.
09:35	Documentary: an English documentary about the town of Rabwah.
10:10	Indonesian Service
11:10	Sindhi Service
12:10	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:10	Jalsa Salana Address: Second day Address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on the occasion of Jalsa Salana Australia 2006. Recorded on 15/04/2006
14:55	Learning Arabic: Programme No. 24 [R]
15:25	Documentary [R]
16:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
17:20	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:00	Seerat-un-Nabi
22:45	Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]
23:25	Documentary [R]

Wednesday 26th July 2006

00:05	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA Jamaat News
01:00	Learning Arabic: Programme No. 24
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 110, Recorded on: 05/12/1995.
02:35	Jalsa Salana Canada 2003: A speech delivered by Maulana Hafiz Muzafar, on the occasion of Jalsa Salana Canada 2003.
03:10	Documentary
03:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 29/10/1994.
05:15	Seerat-un-Nabi (saw)
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:20	Children's Class with Huzoor. Recorded on 17th January 2004.
08:25	Seerat Sahaba Rasool (saw)
09:05	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 31/05/1998. Part 1.
09:05	Indonesian Service
10:05	Swahili Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Friday Sermon
15:00	Jalsa Speeches: A speech delivered by Laiq Ahmad Tahir about the sacrifices made by the Promised Messiah (as) for the cause of Islam, recorded on 26th July 2003, on the occasion of Jalsa Salana UK.
16:00	Children's Class [R]
17:00	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 111, Recorded on: 06/12/1995.
20:30	International Jamaat News
21:00	Children's Class [R]
21:55	Jalsa Speeches [R]
22:30	MTA Variety: A documentary on Australia.
23:05	From the Archives [R]

Thursday 27th July 2006

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00	Waqfeen-e-Nau: A children's programme
01:50	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 111, Recorded on: 06/12/1995.
02:55	MTA Variety: A talk by Dr. Mohyuddin Mirza on 'The Philosophy of the Teachings of Islam' written by Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, The Promised Messiah (as). Part 27.
02:45	Hamaari Kaa'enaat
03:45	Friday Sermon
04:40	MTA Variety: A documentary on Australia.
05:10	Jalsa Speeches: A speech delivered by Laiq Ahmad Tahir about the sacrifices made by the Promised Messiah (as) for the cause of Islam, recorded on 26th July 2003, on the occasion of Jalsa Salana UK.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 18th January 2004.
08:10	English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with English speaking guests. Session no. 12, Recorded on: 30/04/1994.
09:15	Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
09:55	Indonesian Service
11:00	Jalsa Salana UK 2006: Inspection and Inaugration of Jalsa duties by Hadhrat Khalifatul Masih V.
13:05	Tarjamatul Qur'an Class. Session 140, Recorded on: 15/07/1996.
14:10	Al Maaidah
14:30	Huzoor's Tours
15:15	MTA Variety: a seminar on the different schemes set up by Hadhrat Khalifatul Masih III (ra). Hosted by Maqbool Ahmed Zafar.
15:55	Moshaairah: an evening of poetry
17:25	English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with English speaking guests. Session no. 11, Recorded on: 24/04/1994.
18:30	Arabic Service
19:35	Jalsa Salana UK Inspection 2006.
21:35	Tarjamatul Quran Class. Session 140 [R]
22:40	Al Maaidah [R]
22:50	MTA Variety [R]
23:35	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT

Al Fazl International Weekly, London
22 DEAR PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol. 13 Friday July 14, 2006 Issue No. 28

سپین کی مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم خلافت کا انعقاد

(رپورٹ: محمد عبداللہ ۔ مبلغ انچارج سپین)

جماعت احمدیّہ پیدروآباد

جماعت احمدیّہ پیدروآباد کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بتاریخ 2/جون 2006ء جلسہ یومِ خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ خطبہ جمعہ میں خاکسار محمد عبداللہ نے خلافت کی اہمیّت پر روشنی ڈالی کہ آج کرّۂ ارض پر صرف اور صرف جماعت احمدیّہ ہی ہے جو آیتِ استخلاف میں مذکورہ ثمرات سے مستفیض ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیّہ سے نہایت مشفقانہ سلوک ہے کہ متواتر 98 سالوں سے اسے خلافت کی برکات سے نوازتا چلا آتا ہے۔ یہ انعامات اور یہ برکات آیتِ استخلاف سے اگلی آیت کے مطابق قیامِ صلوٰۃ ادائے زکوٰۃ اور اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی وابستہ ہیں۔ اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ نمازوں کی ادائیگی اور چندہ جات کی ادئیگی کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق گزاریں۔

بعد از نمازِ جمعہ جلسہ یوم خلافت کی کارروائی تلاوتِ قرآنِ کریم سے شروع ہوئی جو مکرّم محمّد رضوان صاحب نے پیش کی اس کے بعد محترم طاہر احمد خان صاحب نے نظم پیش کی۔ محترم عبدالرّزّاق صاحب نے ”خلافت کی برکات“ کے موضوع پر تقریر کی۔

محترم عبدالرّزّاق صاحب نے خلافت کی برکات بیان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے نصرت وتائید کے اس سلوک کا ذکر کیا جو شروع سے وہ جماعت کے ساتھ کرتا آیا ہے۔ آپ نے احرار کے نعرہ کہ ”ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے“ کے مقابل حضرت مصلح موعودؓ کے پُرشوکت اعلان کا بھی ذکر کیا کہ ”میں احرار کے قدموں تلے سے زمین نکلتے دیکھتا ہوں“۔ آپ نے حضرت مصلحِ موعودؓ کے علمی اور روحانی کارناموں اور آپ کے دور میں جماعت کو حاصل ہونے والی کامیابیوں اور جماعت کی خدمتِ انسانی کا ذکر کرتے ہوئے آپؓ کی کتب، جماعت کے ہسپتالوں، مسجدوں کی تعمیر، مبلّغین کو بیرونِ ممالک بھجوانے، قرآنِ کریم کے 16 زبانوں میں تراجم کرانے اور 40 کے قریب اخبارات و رسائل جاری کرانے، دس جلدوں پر محیط تفسیرِ کبیر اور جماعت کے نئے مرکز ربوہ کو آباد کرنے کا خصوصیّت سے ذکر کیا۔

آپ نے پاکستان کے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور صدر و فوجی آمر جنرل محمد ضیاء الحق کے جماعت کی مخالفت کرنے اور عبرتناک انداز میں کیفر کردار تک پہنچنے کا بھی تذکرہ کیا۔ اور بتایا کہ جماعت کو پاکستان میں ظلم وستم کے ساتھ دبا کر ختم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن جماعت خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے 178 سے زائد ممالک میں پھیل گئی ہے اور اس کی تعداد 200 ملین سے بھی زیادہ ہے۔ اسی طرح آپ نے خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی پاکستان سے ہجرت اور عالمی بیعت کا تذکرہ بھی بڑے دلکش انداز میں کیا۔

اس کے بعد مکرّم مبشّر احمد صاحب نے ”نظامِ خلافت اور ہماری ذمّہ داریاں“ کے عنوان پر خطاب کیا۔ اور احباب جماعت کو درج ذیل ذمّہ داریوں کی طرف توجّہ دلائی۔ خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلّق قائم کرنا، خلیفۃ المسیح کے خطبات، تقاریر اور دیگر پروگرام سننا اور ان پر عمل کرنا، خلیفۃ المسیح کی مکمّل اطاعت کرنا، عہدیداران کی مکمّل اطاعت کرنا، خلیفۃ المسیح کو دعا کے لئے خطوط لکھنا، خلیفۃ المسیح کے لئے بہت دعائیں کرنا، خلافت سے پوری وفا کرنا، اور اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہنا۔

جماعت احمدیّہ بارسیلونا

بتاریخ 28/مئی 2006ء جماعت احمدیّہ بارسیلونا نے جلسہ یومِ خلافت منعقد کیا جلسہ کا آغاز حسبِ روایت تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہؤا۔ اس کے بعد نظم پڑھی گئی اور مکرم محبوب الرّحمٰن صاحب مبلّغِ سلسلہ نے قرآن مجید، حدیث نبوی، ارشادات حضرت مسیحِ موعود وخلفاء حضرت مسیحِ موعودؑ کے ذریعہ خلافت کی اہمّیت وبرکات پر روشنی ڈالی۔

مکرّم محبوب الرّحمٰن صاحب مبلّغِ سلسلہ نے سورۃ ابراہیم کی آیت ﴿وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾ (ابراہیم: 8) کے حوالے سے احباب جماعت کو تاکید کی کہ خلافت ایک نعمتِ عظمٰی ہے اور اللہ تعالیٰ کی دیگر نعماء کی طرح اس نعمت کا شکر ادا کرنا بھی ہر احمدی پر واجب ہے اور جیسا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ شکر ادا کرنے کے نتیجہ میں مزید انعامات سے نوازتا ہے۔ اس لئے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم میں خلافت کا یہ احسانِ عظیم ہمیشہ جاری رہے تو ہمیں اس کی قدر کرنا ہوگی اور خدا تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرنا ہوگا اور اس کا شکر ادا کرنا یہ ہے کہ ہم حضور انور کی پوری اطاعت کریں اور آپ کی ہر تحریک پر دل و جان سے لبّیک کہیں۔ حضور انور نے صد سالہ خلافت جوبلی کے لئے جو دعائیں کرنے اور نوافل ادا کرنے اور روزہ رکھنے کی تلقین کی ہے اس پر بھرپور عمل کریں۔ اس پروگرام پر عمل کرنے سے جہاں ہم ثواب کے حقدار ہوں گے، ہمیں دعاؤں کا ورد کرنے کی اور نیکیاں بجا لینے کی عادت پڑے گی اور اس پروگرام پر عمل کرنا اس لیے بھی ضروری ہے تاکہ ہماری جوبلی حقیقی جوبلی ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے تمام پروگراموں میں برکت ڈالے۔

جماعت احمدیّہ میڈرڈ

جماعت احمدیّہ میڈرڈ نے 27/مئی، 2006ء کو جلسہ یومِ خلافت کا انعقاد کیا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم سے جلسہ کا آغاز ہؤا۔ جو عزیزم جری اللہ مبشّر صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم عبدالمجید صاحب نے نظم پڑھی۔ معاً بعد محترم کلیم احمد صاحب مبلّغِ سلسلہ نے ”خلافت کی اہمّیت اور برکات“ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ حاضرینِ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے محترم کلیم احمد صاحب مبلّغِ سلسلہ نے فرمایا کہ ہم سب کو چاہیے کہ ہم خود خلافت سے بے پناہ عشق کا پختہ تعلّق رکھیں اور اپنی اولاد کی اس رنگ میں تربیّت کریں کہ وہ نہ صرف خود نظامِ خلافت سے جڑ جانے والی ہو بلکہ وہ بھی اپنی اولاد کی تربیّت اسی طرح ہی کریں تا کہ ان کی اولاد کی اولاد اور پھر ان کی اولادیں قیامت تک خلافت کے ثمرات سے مستفیض ہو سکیں۔

جلسہ کے بعد احباب جماعت کو وقت دیا گیا کہ وہ بھی خلافت کی برکات کے سلسلہ میں اپنے واقعات سنائیں۔

محترم فضل الٰہی قمر صاحب نے ایک واقعہ سنایا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثّالثؒ 1970ء میں سپین تشریف لائے تو آپ نے میرے والد محترم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم مبلّغِ سلسلہ سپین سے فرمایا کہ:

”مولوی صاحب ابھی آپ کو دس سال مزید تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا“ اور خدا کی شان دیکھئے کہ ٹھیک دس سال بعد 1980ء میں مسجد بشارت سپین کا سنگِ بنیاد رکھا گیا اور جماعت کو ایک مستقل مرکز مل گیا۔

جماعت احمدیّہ والنسیا

جماعت احمدیّہ والنسیا کو بتاریخ 28/مئی 2006ء کو جلسہ یومِ خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ محترم غلام مصطفیٰ چودھری صاحب نے تلاوتِ قرآن اور محترم رانا مودود احمد صاحب نے نظم پیش کی۔ اس کے بعد خاکسار محمّد عبداللہ کو ”برکاتِ خلافت اور نظامِ خلافت کی اہمّیت“ پر گزارشات پیش کرنے کی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو خلافت کے ساتھ پوری وفا کے ساتھ وابستہ رہنے اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ زمبابوے کے دوسرے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(خواجہ مظفر احمد ۔ مبلغ زمبابوے)

الحمدللہ! مورخہ 15/اپریل 2006ء بروز ہفتہ زمبابوے جماعت نے اپنا دوسرا جلسہ سالانہ منعقد کیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اس میں دو ممالک کی نمائندگی ہوئی۔ زمبابوے کے علاوہ بوٹسوانا سے چار افراد کا وفد شامل ہوا۔ بوٹسوانا، ہرارے (Harare) جو زمبابوے کا دارلحکومت ہے سے چھ سو کلومیٹر دور ہے۔

جلسہ کے سلسلہ میں مکرم فیاض کنگ صاحب جو لوکل افریقین احمدی دوست ہیں کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا۔ انہوں نے اپنی ٹیم بنائی اور تمام کام باحسن سرانجام پائے۔

جلسہ سے ایک دن قبل تمام انچارج شعبہ جات کو مشن ہاؤس بلا کر تمام انتظامات کا جائزہ لیا اور انتظامات میں جو کمی تھی اس کو دور کیا گیا۔

گزشتہ سال ایک سکول کرایہ پر لیا تھا مگر امسال جلسہ سالانہ کے لئے اسی قطعہ زمین کا انتخاب کیا گیا جو جماعت زمبابوے نے مسجد کے لئے حاصل کی ہوئی ہے۔ وہاں وقارِ عمل کے ذریعہ جلسہ کے لئے تیاری کی گئی۔

جلسہ صبح نو بجے شروع ہوا اور شام پانچ بجے دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ابھی چونکہ جماعت کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ تین ایام کا جلسہ کیا جائے اس لئے ایک ہی دن کا جلسہ رکھا گیا۔

امسال حاضری 133 رہی جس میں دس غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے جن میں سے چار عیسائی تھے اور چھ سنّی مسلمان تھے۔ جلسہ میں حسب ذیل موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

Islam . religion of peace.
Jesus-mProphet of Nazareth.
Promised Messiah in the service of the Holy Quran
Signs of the advent of the Promised Messiah
Importance of Wasiyyat
Prophet Muhammad in Bible
The best of Godly Men
Brief History of Jalsa Salana.

یہ تمام تقاریر انگریزی زبان میں ہوئیں جن کا لوکل زبان میں ساتھ ساتھ ترجمہ ہوا۔

قارئین سے جماعت احمدیہ زمبابوے کی ترقی اور اس جلسہ کے نیک اثرات و برکات کے دوام کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیرِ تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)